مولانا سیّد محمد ثانی حسنیؒ رائے بریلوی

کا

منتخب کلام

1925-1982

مُرَتّبہ

چودھری ن مبارک عثمانی

جملہ حقوق بحقِ مولانا سیّد محمد حمزہ حسنی محفوظ ہیں

نام کتاب	:	مولانا سیّد محمد ثانی حسنیؒ رائے بریلوی کا منتخب کلام
ترتیب	:	چودھری علی مُبارک عثمانی
ناشر	:	چودھری علی مُبارک عثمانی
سن اشاعت	:	۲۰۰۸ء
تعداد	:	پانچ سو
قیمت	:	
کمپوزنگ	:	یونک کمپیوٹر سینٹر شباب مارکٹ، ندوہ روڈ، لکھنؤ
		فون نمبر 9839513775
مطبوعہ	:	کاکوری آفسیٹ پریس، کاکوری کوٹھی، لکھنؤ

ملنے کا پتہ

مکتبہ اسلام، گوئن روڈ، لکھنؤ

انتساب

مولانا سیّد محمد حمزہ حسنی میاں

کے

نام

بَرخود نظر کُشا زِ تہی دامنی مَرَنج

در سینۂ تو ماہِ تمامے نہادہ اند

اقبالؒ

چودھری علی مُبارک عثمانی

بنام جہاندار و جاں آفریں

رائے بریلی تکیہ کلاں کے حَسنی خاندان میں میری سب سے پہلے ملاقات مولانا سیّد محمد ثانی حسنی رحمۃ اللہ علیہ سے ہوئی وہ اس طرح کہ وہ سید مسعود حسین آزاد فتح پوری کے ہمراہ تبلیغی جماعت کے ساتھ سترکھ آئے اور مختصر تقریر بھی فرمائی یہ غالباً ۱۹۴۸ کی بات ہے جب کہ حالات غیر یقینی اور فضا کافی مکدّر تھی وجہ تقسیم ملک کی شورش تھی۔ مولانا ثانیؒ صاحب کی تقریر جو کسی حد تک ذہن میں ہے، صحابہؓ کے ایثار و جذبۂ اُخوت سے متعلق تھی۔ حالات کی پراگندگی اور نامساعدت کا کوئی اثر مولانا کے لب ولہجہ پر نہیں تھا نہایت پُرسکون اور خوش اسلوبی کے ساتھ اُنھوں نے وہ ''سِری'' والا واقعہ بیان فرمایا کہ ایک صحابی نے ''سِری'' دوسرے گھر میں بھیج دی یہاں تک وہ ''سِری'' سات گھروں میں ہوتی ہوئی اُنھیں صاحب کے گھر واپس آ گئی۔ اسلام کی روشن تعلیمات کو عمل میں لانا چاہیے۔ اور زندگی شریعت اور

اتباعِ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلّم میں گذارنی ضروری ہے۔

رائے ریلی تکیہ کلاں کا حَسنی خاندان اللہ تعالیٰ کے فضل و احسان کا غیر معمولی مظہر ہے، کئی صدیوں سے تسلسل کے ساتھ قرآنی تعلیمات اور رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی سُنّتوں کے اہتمام کے ساتھ عمل پیرا ہے علم دین اور عمل صالح، توحید کی سربلندی کے لیے کوشاں، خرافات و بدعات سے مُکمّل اجتناب ہے لومۃ لائم سے فطری بے نیازی بس اللہ تعالیٰ کی رضا جوئی اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی تقلید ہی حَسَنی خاندان کا شعار رہا ہے۔ مُشک کی خوشبو بیان سے بالاتر ہے۔

مولانا ثانی صاحبؒ کی تربیت حضرت مولانا سیّد ابوالحسن علی میاںؒ کے آغوشِ محبت میں ہوئی ایک طویل عرصہ تک علی میاں صاحبؒ کے ساتھ رہے، ان کی تصنیفات میں معاون رہے، سفر و حضر میں بھی خدمات انجام دیں، درحقیقت علی میاںؒ خاندانِ حَسَنی کے گُلِ سَر سَبد ہیں، عالمی سطح پر ان کی تحریر و تقریر، شخصیت، تصنیف و تالیف، قرآن و حدیث کی ترجمانی کا اہم ترین حصّہ ہیں۔ حسنی خاندان نام و نمود سے بے نیاز رہا ہے، زندگی کی سادگی، دعوتِ حق کے پُرخلوص عزم و حوصلہ بہر حال دُنیا بھر کو پیغام و سیرت نبویؐ کی دلکشی کی جانب متوجّہ کرتا ہے۔ دینی علوم سے سرشار، فطری طور پر خاکسار، رنگینیِ دُنیا سے بےزار یہ خاندان فضلِ الٰہی کا مورد ہے۔

اِسی حسنی خاندان کے فرد فرید مولانا ثانیؒ کی خوبیوں میں سے ایک خوبی شاعری پر عبور، اظہارِ خیال کی رعنائی بھی تھی لیکن انھوں نے حمد و مناجات و نعت سرورِ کائنات ہی کو اپنی پیش کش کا ذریعہ بنایا۔ عمومی طور پر شعراء جس طرح شاعری

کرتے ہیں، مولانا کی شاعری اس سے الگ ایک مخصوص رنگ و آہنگ کا انداز رکھتی ہے اور اُن کی شاعری کے نمایاں پہلو میں حمد و مناجات و نعتِ نبوی میں واقعیت و حقیقت نگاری کی تمام جلوہ سامانیاں موجودہ ہیں۔ اُسلوبِ بیان کی دلکشی شعریت میں موجزن ہے۔ یہاں ان کی شعری خدمات کا بیان مقصود ہے۔

میں مُرتّب کر رہا ہوں داستانِ کوئے دوست
اب نہ گلشن یاد آتا ہے نہ ویرانہ مجھے

عزیزؔ بارہ بنکوی

سات سال قبل میں نے کلامِ ثانیؔ کا انتخاب کیا تھا، خیال تھا کہ تفصیلی طور پر کلام کے بارے میں عرض کیا جائے گا مگر یہ ہو نہ سکا بہر حال اب مختصراً پیشِ خدمت ہے۔

حمد و مناجات، سلام و نعتِ سرورِ کائنات صلی اللہ علیہ وسلم اور تیسرا حصّہ متفرقات پر مبنی ہے۔ مولانا ثانیؒ ایک خوش فکر شاعر تھے، انھوں نے ہر حال میں خدا اور رسولؐ کی اطاعت کی اور یہی جذبہ ان کی شاعری میں نمایاں ہے۔ ملاحظہ ہو کس خوبی و حسن کے ساتھ اللہ تعالیٰ کے پاک نام نظم کرتے ہیں ؎

تجھ کو فتّاح کہتے ہیں اہلِ نظر
نام سے تیرے کُھلتا ہے ہر بند در
تو علیم اے خدا سب کی تجھ کو خبر
سب کا تو داد رس سب کا تو چارہ گر

تو ہمیشہ سے ہے اور رہے گا مُدام
پاک تری صفت پاک تیرا کلام

تو مُعِزّ و مُذِلّ و سمیع و بصیر
تو حَکَم اور عدل و لطیف و خبیر
چاہے کر تو امیر اور چاہے فقیر
تو ہے بے شک علٰی کُلِّ شَیٍٔ قدیر

تیرے ہاتھوں میں دونوں جہاں کا نظام
پاک تیری صفت پاک تیرا کلام

قدرت شعری کے ساتھ روانی اور اسمائے الٰہی کے مقصد و معانی کی لازوال منظر کشی بھی لائقِ صد ستائش ہے۔ سچ ہے کہ اللہ تبارک تعالیٰ کے پاک نام جب روح کی گہرائیوں میں اتر جاتے ہیں تو بندہ کی آواز معرفتِ حق سے ہم آہنگ ہو جاتی ہے اور یہ جب ہی ہوتا ہے جب قبولیت کا شرف و اعزاز میسّر ہو جائے۔ مولانا کی دلی کیفیات، ادارکِ حق اور جذب علم و عمل نے اُن کی شاعری کو ایک ایسا حسنِ لازوال بخشا ہے جسے محسوس بھی کیا جاتا ہے اور سراہا بھی جاتا ہے۔ وہ اِخفا کے عادی تھے۔ علم کا اِخفا، عمل کا اِخفا، تاثُّرات کا اِخفا، جذبات کا اِخفا، وہ شدّت کے ساتھ سادگی پسند تھے مگر قدرت نے اُن کے ذوقِ اِخفا کو اُن کی شاعری کے ذریعہ فاش کر دیا۔ اللہ و رسول ؐ کی محبت ان کی شاعری کی ممتاز خصوصیت کی شکل میں ظاہر ہو گئی۔ نعت میں لفّاظی کی کوئی گنجائش نہیں بلکہ ادب کے تمام لوازمات کے ساتھ

پاک خیالات نظم کرنا ہی نعتِ نبویؐ کا تقاضہ ہے۔ مولانا ثاقبؒ صاحب نے نہایت عمدگی سے نعتیہ خیالات میں سیرت کی دل آویزی پر اظہار خیال کیا ہے۔ ملاحظہ ہو ؎

آتشِ شوق ہے تیز سے تیز تر
میں ہوں گرمِ سفر ہر نفَس ہر نظر
ہے حسیں رہ گزر عشق ہے راہ پر
روضۂ پاک ہے منزلِ مُعتبر

میری قسمت کہ ہوں زائر و ہم کلام
اُس پہ لاکھوں درود اُس پہ لاکھوں سلام

جن کی کوشش سے بادِ بہاری چلی
جن سے ہر شاخ گلشن کی پُھولی پھَلی
چٹکی اسلام کی جن سے ہر ہر کلی
وہ ابوبکرؓ و فاروقؓ و عثمانؓ علیؓ

جس کے ادنیٰ غلام فاتحِ مصر و شام
اُس پہ لاکھوں درود اُس پہ لاکھوں سلام

وہ حبیبِؐ خدا ، طاہرؐ و مصطفیٰؐ
قاسمؐ و حامدؐ و حُجّۃؐ و مرتضیٰؐ
صادقؐ و رحمۃؐ و طیّبؐ و مجتبیٰؐ
طٰہٰؐ ، یٰسین ، مکّیؐ ، وہ خیرالوریٰؐ

وہ شفیعؐ و منیرؐ و شہیدؐ و امامؐ
اُسؐ پہ لاکھوں درود اُسؐ پہ لاکھوں سلام

وہ حجازیؐ ، تہامیؐ، یتیمؐ و غنیؐ
وہ رؤفؐ و بشیرؐ و نذیرؐ و نبیؐ
وہ رسولؐ و مذکّرؐ امیںؐ ہاشمیؐ
وہ ہے اُمیؐ لقب اَبطحیؐ ، مُتّقیؐ

جس کے محمودؐ، احمدؐ محمدؐ ہیں نام
اُس پہ لاکھوں درود اُس پہ لاکھوں سلام

سیّد محمد ثانی حَسَنیؒ تصنیف، تالیف، سیرت نگاری، تاریخ وادب پر عبور رکھتے تھے لیکن شاعری میں نہایت قادرالکلام تھے۔ مدارسِ اسلامیہ کے لیے جو ترانے انھوں نے لکھے وہ بھی آپ اپنی مثال ہیں خصوصاً ندوہ کا ترانہ تو ان کی قدرتِ شعری کا انمول خزانہ ہے۔ متفرق نظموں میں بھی آپ دیکھیں گے کہ کس طرح وہ خوش سلیقگی کے ساتھ حقائق و معارف بیان کرنے پر قادر نظر آتے ہیں اور جو کچھ نظم کی علمی ادبی زبان میں پیش کرتے ہیں وہ ایک خاص طرزِ فکر کی نمائندگی ہے، جسے ہر حال میں شریعت و سُنّت نبویؐ کی بہترین ترجمانی ہی کہا جاسکتا ہے۔ ۱۹۸۲ء میں انھیں ایک کُتّے نے حملہ کرکے کچھ کھرونچے لگائے تھے جسے ڈاکٹروں نے عدم توجّہی سے دیکھا اور اطمینان دلایا مگر زہر اثر کر گیا اور آخر کار ان کی موت کا سبب بن گیا، لیکن دیکھنے کی بات یہ ہے کہ وقت آخر، زندگی

میں جو کچھ ہوتا ہے وہی ظاہر ہوتا ہے، عموماً کُتّے کے کاٹنے سے جو حالت انسان کی ہوتی ہے وہ ان کی نہ ہوئی بلکہ تلاوتِ قرآن، دعائیں اور پیغامِ حق کی تلقین آخری سانس تک کرتے رہے اور پھر ہمیشہ کے لیے آغوش رحمت میں ابدی نیند سو گئے، اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے ان کے درجات عالیہ بلند تر فرمائے اور ہم سب کو خدا اور رسولؐ کی اطاعت نصیب ہو۔

چودھری علی مبارک عثمانی

سترکھ، بارہ بنکی

۲۰۰۸/۱۱/۱۷ء

حمد و مناجات

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

حمد

اے خدا صاحب عزّ و جاہ و حشم　　صاحبِ عرش و کرسیؑ لوح و قلم
بادشاہت تری کو بہ کو یم بہ یم　　حمد تیری بیاں آج کرتے ہیں ہم

تیرے اللہ و رحمٰن ہیں پاک نام
پاک تری صفت پاک تیرا کلام

ہر جگہ ہر نفس تو ہی تو، تو ہی تو　　ہے تری جُستجو ہے تری گفتگو
دونوں عالم کو تو نے دیا رنگ و بُو　　تیرا جود و کرم سر بسر کُو بہ کُو

اے خدا تیری رحمت جہاں میں ہے عام
پاک تیری صفت پاک تیرا کلام

تو رحیم و مَلِک تیرے دونوں جہاں　　سب پہ تیرا کرم سب پہ تو مہرباں
ہیں تصرّف میں تیرے زمان و مکاں　　تو عیاں، تو نہاں، تو یہاں، تو وہاں

تو ہے قُدّوس اور نام تیرا سلام
پاک تری صفت پاک تیرا کلام

تیرے سارے مَلک اور جنّ و بشر　　مہر و ماہ و نجوم و فلک بحر و برَ
خار و گُل ہائے تر اور سب جانور　　سال و ماہ وشب و روز و شام وسحر

تو ہے سب کا خدا سب ہیں تیرے غلام
پاک تیری صفت پاک تیرا کلام

تیرے اہلِ عرب ، تیرے اہلِ عجم　　تیرے فاقہ کش واہلِ دام و درم
تیرے آگے سبھی سر کو کرتے ہیں خم　　فضل سب پر ترا ہر نفس ہر قدم

تو ہے مومن ، مُہیمن بھی تیرا ہے نام
پاک تیری صفت پاک تیرا کلام

اے خدا تو عَزِیز اور جَبّار ہے　　مُتکبّر ہے تو اور سَتّار ہے
تو ہے خالق تجھے خَلق سے پیار ہے　　تو ہے بَاری مُصوّر ہے غَفّار ہے

تیرے قہّار و وہّاب و رزّاق نام
پاک تری صفت پاک تیرا کلام

تجھ کو فتّاح کہتے ہیں اہلِ نظر　　نام سے تیرے کُھلتا ہے ہر بند در
تو علیم اے خدا سب کی تجھ کو خبر　　سب کا تو دادرس سب کا تو چارہ گر

تو ہمیشہ سے ہے اور رہے گا مُدام
پاک تیری صفت پاک تیرا کلام

تو ہے قابِضُ جسے چاہے کنگال کر بے زر و مال کر چاہے بد حال کر
تو ہے بَاسِطُ جسے چاہے خوش حال کر تو ہے خَافِضُ جسے چاہے پامال کر
تجھ کو کہتے ہیں رَافِع خواص و عوام
پاک تیری صفت پاک تیرا کلام

تو مُعِزٌّ و مُذِلٌّ و سمیع و بصیر تو حَکَم اور عدل و لطیف و خبیر
چاہے کر تو امیر اور چاہے فقیر تو ہے بے شک عَلٰی کُلِّ شَیءٍ قدیر
تیرے ہاتھوں میں دونوں جہاں کا نظام
پاک تیری صفت پاک تیرا کلام

تو حلیم و عظیم و غفور و شکور بخشتا ہے تو ہی علم و عقل و شعور
تجھ سے ہر دَم ہے عفو و کرم کا ظہور تجھ سے پاتا ہے تسکیں دلِ ناصبور
اپنے بندوں کو کرتا ہے تو شاد کام
پاک تیری صفت پاک تیرا کلام

تو نے بخشی غذا اور پانی ہوا ہر مرض کی دوا دے کے بخشی شفا
دُور کرتا ہے تو ہی مصیبت سدا کس زباں سے کریں شکر تیرا ادا
کیوں نہ تسبیح تیری پڑھیں صبح و شام
پاک تیری صفت پاک تیرا کلام

تو نے بخشے ہمیں کان، بخشی زباں　　چشم و قلب و دماغ اور دانائیاں
مال و علم و عمل اور توانائیاں　　زندگی و فراغ اور مکان و زماں

تیری ناشکری کرنا ہے ہم پر حرام
پاک تیری صفت پاک تیرا کلام

تو علیؒ و کبیر و حفیظ اے خدا　　ذات تیری بڑی شان سب سے جُدا
تیرے دَر کے بھکاری ہیں شاہ و گدا　　بے سہاروں کی کشتی کا تو ناخدا

تو ہی کرتا ہے سب کی حفاظت کا کام
پاک تیری صفت پاک تیرا کلام

تو مُقیتُ و حَسیبُ وجَلیلُ و کریم　　تو رقیبُ و مُجیبُ اور واسع حکیم
تو ہے مُشکل کُشا لُطف تیرا عمیم　　دونوں عالم میں تیری ہے رحمت عظیم

ہیں ترے خوب رُو ہیں ترے مشک فام
پاک تیری صفت پاک تیرا کلام

کوئی تیرا حبیبؐ اور تیرا خلیلؑ　　تیرے تسنیم اور کوثر و سَلسَبیل
ہر نفس ہے لبوں پر یہ ذِکرِ جمیل　　اے خدا حَسبُنَا اللّٰہُ نِعمَ الوَکیلُ

دونوں عالم ترے تیرا یومُ القِیام
پاک تیری صفت پاک تیرا کلام

گُلستاں کے گُل و لالۂ ونسترن　　سُوسَن و جوُہی بیلا گلاب وسَمَن
اور گُلشن کے گُلہائے رشکِ چمن　　اِن کو پہنائے تو نے حَسیں پیرہن

اِن گُلوں سے مہکتا ہے گلشن تمام
پاک تیری صفت پاک تیرا کلام

تو وَدُود اور حَمید اور باعَث شہید　　تو ہے حقؒ و وکیل اے خدائے مجید
تو قوَیؒ و مَتین و وَلیؒ و حمید　　تو ہے مُحصی ہے مُبدِی ہے تو ہے مُعید

تیرے ہر نام پر صدقہ عالم تمام
پاک تیری صفت پاک تیرا کلام

تو ہے مُحیی مُمیت اور بے عیب ہے　　حیؒ و قیّوم ہے عالم الغیب ہے
پاک ہے لاشریک ایک لاریب ہے　　تجھ پہ ہم سب کا ایمان بالغیب ہے

تجھ کو حاصل ہے مولیٰ حیاتِ دوام
پاک تیری صفت پاک تیرا کلام

تو ہے وَاجد تو ماجِدُ تو وَاحِد، اَحَدُ　　تیرے مَجد وکرم کی نہیں کوئی حَد
بے نیازی کی ہے شان تیری صَمَد　　بے سہاروں کی کرتا ہے تو ہی مَدد

باعثِ خیر و برکت ہیں سب تیرے نام
پاک تیری صفت پاک تیرا کلام

قادر و مُقتدِر سب پہ قادر ہے تو　　تو مقدّم مؤخرّ ہے حاضر ہے تو
تو ہی ناظر ہے اوّل ہے آخر ہے تو　　تو ہی ظاہر ہے باطن ہے قاہر ہے تو

تیرے اَوصاف میں کچھ نہیں ہے کلام
پاک تیری صفت پاک تیرا کلام

سارے بندے ترے تو ہے سب کا الٰہ　　سب رعایا تری سب کا تو بادشاہ
سب پہ رکھتا ہے ہر دَم کرم کی نگاہ　　سب کا والی ہے تو سب کو تیری پناہ

یا الٰہی تیرا مُتعالی ہے نام
پاک تیری صفت پاک تیرا کلام

میرے اللہ تو سب کا معبود ہے　　جنّ و انس و مَلَک کا تو مسجود ہے
سب کا مطلوب ہے سب کا مقصود ہے　　جو ہے نعمت تری غیر محدود ہے

بَرّ و توّاب اور مُنتقم تیرے نام
پاک تیری صفت پاک تیرا کلام

تو عفوّ و رؤف و حمید الخصال　　مالک الملک تو، تجھ کو سب کا خیال
تیرے شَرق اور غَرب و جنوب و شمال　　تو ہے ربُّ السّماوات اے ذُوالجلال

تیرا اکرام ہے ہر نفس صبح و شام
پاک تیری صفت پاک تیرا کلام

نام مُقسِط ترا اور جامع ہے تو　　　　تو غنی اور مغنی ہے مانع ہے تو
تو ہے مُعطی ہر اِک غم کا دافع ہے تو　　　　تو ہے مختارِ کُل ضارّ و نافع ہے تو

دونوں عالم کا کرتا ہے تو انتظام
پاک تیری صفت پاک تیرا کلام

نُور ہے تو تجھی سے جہانوں کا نُور　　　　تو زمینوں کا نُور آسمانوں کا نُور
تو مکینوں کا نُور اور مکانوں کا نُور　　　　مہر و ماہ و نجوم اور زمانوں کا نُور

تجھ کو کہتے ہیں ہادی سبھی خاص و عام
پاک تیری صفت پاک تیرا کلام

تو بدیع السَّماوات و ربُّ العُلا　　　　نام باقی ترا تجھ کو حاصِل بقا
تیرا وارث ہے نام سارا عالم ترا　　　　تو رشید و صبور اے ہمارے خدا

تیری تسبیح پڑھتے ہیں ہم صُبح و شام
پاک تیری صفت پاک تیرا کلام

حمد تیری خدا ختم کرتے ہیں ہم　　　　بادلِ مضطرب اور باچشمِ نم
عرض کرتے ہیں ہم کھا کے تیری قسم　　　　حمد گر ہم کریں عمر بھر دَم بہ دَم

زندگی ختم ہو، حمد ہو نا تمام
پاک تیری صفت پاک تیرا کلام

حمد

(ماں جیسی نعمت اور عطیۂ خداوندی پر اظہارِ تشکّر)

لائق حمد و ستائش ہے تو ہی پروردگار — تیرے احسانات ہم پر بے حساب و بے شمار

کیا زمین و آسماں کیا مہر و ماہ و انس و جاں — ہر جگہ تیری حکومت، سب پہ تیرا اقتدار

ایسی ایسی نعمتیں بخشی ہیں تو نے اے خدا — جن کو پا کر حق تو یہ ہے جان و دل سے ہوں نثار

نعمتوں میں تیری یارب ایک نعمت "ماں" بھی ہے — ہے متاعِ بے بہا سرمایۂ صد افتخار

صرف تیرا ہے کرم خالص ترا احسان ہے — ورنہ اس قابل کہاں ہم کمترین و خاکسار

تیری رحمت کے تصدق، تیری شفقت کے نثار

ایسی ماں جس نے مصیبت جھیل کر پالا ہمیں ایسی ماں جس نے دیا ہر ہر قدم پر اپنا پیار
ایسی ماں جس نے ہمیں اخلاق کی تعلیم دی ایسی ماں جس نے بنایا حق شناس وحق شعار
علم کی راہیں ہمارے واسطے ہموار کیں کی دُعائیں لی بلائیں لمحہ لمحہ بار بار
مختصر سے لفظ "ماں" میں کتنی عظمت ہے نہاں ہے عیاں کیسی وفا کتنی محبت آشکار
صرف تیرا ہے کرم، خالص ترا احسان ہے ورنہ اس قابل کہاں ہم کمترین و خاکسار
تیری رحمت کے تصدق، تیری شفقت کے نثار

ماں کی چشمِ مہرباں ہے دلنواز و جانفروز ماں کا ہر موجِ تبسّم ہے نسیمِ مشکبار
ماں کا دل سر چشمۂ رحم وکرم، مہر و وفا ماں کے میٹھے بول میں پوشیدہ تسکین وقرار
ماں کے ہی قدموں تلے جنت کی نہریں ہیں رواں ماں کی آغوشِ محبت میں ہے جنت کی بہار
جو ملی عزّت ہمیں ماں کی دُعاؤں سے ملی ماں کے صدقے سے ہوئے ہم ہر خوشی سے ہم کنار
صرف تیرا ہے کرم خالص ترا احسان ہے ورنہ اس قابل کہاں ہم کمترین وخاکسار
تیری رحمت کے تصدّق، تیری شفقت کے نثار

تو نے بخشی اے خدا اپنے کرم سے ہم کو ماں نیک خو پاکیزہ رو، ہمدرد و مشفق غم گسار
ایسی مشفق ماں کو یارب تو جزائے خیر دے ہر دم ولحظہ ہو اُن پر تیری رحمت نور بار
اے خدا اپنے کرم سے تو ہمیں توفیق دے زندگی بھر ہم رہیں ماں باپ کے خدمت گذار
ہم تری شان کریمی کے تصدّق اے کریم! ہم ترے لطف وعنایت پر فدا پروردگار
صرف تیرا ہے کرم خالص ترا احسان ہے ورنہ اس قابل کہاں ہم کمترین وخاکسار
تیری رحمت کے تصدق، تیری شفقت کے نثار

اے خدا بندوں پہ تو ہے ماں سے زیادہ مہرباں
ماں سے زیادہ تو ہے مشفق ماں سے زیادہ غم گسار

تو ہے اللہ تو ہے رحمٰں تو ہے والی تو رحیم
تو ہے رب العالمین تو مالک یوم القرار

حمد تیری ہم کریں، کرتے رہیں شام وسحر
ہو نہیں سکتا ادا حق ہم کریں کوشش ہزار

ہم صفت تیری بیاں کرتے رہیں گے رات دن
ہم زبان شکر سے کہتے رہیں گے بار بار

صرف تیرا ہے کرم خالص ترا احسان ہے
ورنہ اس قابل کہاں ہم کمترین و خاکسار

تیری رحمت کے تصدّق، تیری شفقت کے نثار

مُناجات

اے خدا مالکِ آسمان و زمیں صاحبِ لوح و کرسی و عرشِ بریں
ذکر تیرا مُبارک حیات آفریں جانفزا، دل کُشا، دلکش و دلنشیں
پاک تیری صفت پاک تیرا ہے نام
تو ہمارا ہے مالک ترے ہم غلام

خالقِ دو جہاں ربِّ کون و مکاں جن وانس و مَلَک تیرے مِنّت کشاں
رحم کرتا ہے تو ہے بڑا مہرباں ترے در پر ہی ملتی ہے سب کو اَماں
تیری رحمت پہ قائم ہے عالم تمام
تو ہمارا ہے مالک ترے ہم غلام

تیرے در کے سوا اور کوئی در نہیں   کوئی تجھ سے بڑا اور برتر نہیں
کوئی تیرا شریک اور ہمسر نہیں   جو جُھکے اور کہیں وہ مرا سَر نہیں

پاک سب سے ہے تو اے خدائے اَنام
تو ہمارا ہے مالک ترے ہم غلام

دونوں عالم میں روشن ترا نام ہو   دن بہ دن ہر طرف غالب اسلام ہو
ہم سے یارب ترے دین کا کام ہو   بہتر آغاز ہو نیک انجام ہو

ساری دُنیا میں جاری ہو حق کا نظام
تو ہمارا ہے مالک ترے ہم غلام

لمحہ لمحہ ہر انسان کی خیر کر   ہر نَفَس ہر مسلمان کی خیر کر
دَم بہ دَم اہلِ ایمان کی خیر کر   قلب کی خیر کر جان کی خیر کر

عافیت سے رہیں سب خواص و عوام
تو ہمارا ہے مالک ترے ہم غلام

سارے محروم و مظلوم بے کَس سقیم   بے سہارا غریب اور بیوہ یتیم
تیری رحمت کے محتاج ہیں اے کریم   ان غریبوں پہ فرما تو لُطفِ عمیم

جو مسافر ہوں اُن کا سفر کر تمام
تو ہمارا ہے مالک ترے ہم غلام

تو ہمارے عزیزوں کے دل شاد رکھ ہر غم و فکر سے ان کو آزاد رکھ
اپنے رحم و کرم سے انھیں یاد رکھ خیر و برکت کے ساتھ ان کو آباد رکھ

ہم محلّہ کو یارب نہ رکھ تشنہ کام
تو ہمارا ہے مالک ترے ہم غلام

رحم والد پہ کر ہر نفس ہر قدم والدہ پر ہمیشہ کر اپنا کرم
جن پہ قرباں دل و جان کرتے ہیں ہم جن کے قدموں تلے ملک و جاہ و حشم

ان کو آغوشِ رحمت میں لے صبح و شام
تو ہمارا ہے مالک ترے ہم غلام

ان بزرگوں نے بچپن میں پالا ہمیں لمحہ لمحہ انھوں نے سنبھالا ہمیں
غم اُٹھا کر دُکھوں سے نکالا ہمیں ہر قدم ہر نفَس دیکھا بھالا ہمیں

ان بزرگوں پہ یارب کرم کر مُدام
تو ہمارا ہے مالک ترے ہم غلام

آل و اولاد کو گھر کی زینت بنا تو ہمارے لیے ان کو رحمت بنا
ٹھنڈک آنکھوں کی کر، دل کی راحت بنا عمر بھر باعثِ خیر و برکت بنا

تو بنا ہم کو مردانِ حق کا امام
تو ہمارا ہے مالک ترے ہم غلام

تو بچا ان کو فتنوں سے آفات سے　　　ہر بُرے کام سے ہر بری بات سے
ان کو محفوظ رکھ تو خرافات سے　　　ہوں نہ دو چار وہ سخت حالات سے

ہوں نہ گمراہ وہ اور نہ ہوں بے لگام
تو ہمارا ہے مالک ترے ہم غلام

اے خدا ہم کو مردِ حق آگاہ کر　　　صاحبِ عقل و فہم و خود آگاہ کر
راہ دِکھلا کے ہم کو نہ گُمراہ کر　　　ہم سے یارب کسی کو نہ بے راہ کر

ہم سے لے زندگی بھر ہدایت کا کام
تو ہمارا ہے مالک ترے ہم غلام

ہم کو تو ان میں کر توبہ کرتے ہیں جو　　　اور دل و جان سے تجھ پہ مرتے ہیں جو
ہم کو تو ان میں کر تجھ سے ڈرتے ہیں جو　　　تجھ کو شام و سحر یاد کرتے ہیں جو

ہم کریں پیرویِ رسولِ انام
تو ہمارا ہے مالک ترے ہم غلام

ہم کو یارب زبانِ گُہر بار دے　　　ہم کو حُسنِ یقیں، حُسنِ کردار دے
صدق و اخلاص دے، دَرد و ایثار دے　　　چشمِ بینا دے اور قلبِ بیدار دے

کر ہمیں خوبرو، خوش دل و خوش کلام
تو ہمارا ہے مالک ترے ہم غلام

علم دے رزق دے، ہر مرض دُور کر دل کو ذکرِ الٰہی سے معمور کر
ہر غم و فکر کو ہم سے کافور کر تو ہے ستّار ہر عیب مستور کر

دے خوشی و مسرّت ہمیں صبح و شام
تو ہمارا ہے مالک ترے ہم غلام

نور ہے تو، ہمیں نورِ ایمان دے نور ہے تو، ہمیں نورِ عرفان دے
نور ہے تو، ہمیں نور قرآن دے نور ہے تو، ہمیں نور ہر آن دے

نور وہ جس سے روشن ہوں اعضا تمام
تو ہمارا ہے مالک ترے ہم غلام

حُسنِ اخلاق دے، حُسنِ اعمال دے ہم کو ہوش و خرد دے زر و مال دے
خیر و برکت ہمیں ہر مہ و سال دے صحت و عافیت ہم کو ہر حال دے

کر ہمیں نیک خو، نیک دل، نیک نام
تو ہمارا ہے مالک ترے ہم غلام

شکر ہر دم کریں تیرے انعام پر صبر سے کام لیں رنج و آلام پر
ہم جئیں تو جئیں دینِ اسلام پر موت آئے تو آئے ترے نام پر

دین پر ہم کو ثابت قدم رکھ مُدام
تو ہمارا ہے مالک ترے ہم غلام

عُمر و ایمان میں بخش برکت ہمیں — دے شب و روز ذوقِ عبادت ہمیں
کر عطا نیک سے نیک عادت ہمیں — دے دُعا مانگنے کی سعادت ہمیں
ہم کریں خدمتِ خلق کا اہتمام
تو ہمارا ہے مالک ترے ہم غلام
زہد و تقویٰ کی نعمت ہمیں چاہیے — ہر نفس تیری اُلفت ہمیں چاہیے
نیک کاموں سے رغبت ہمیں چاہیے — دین و دُنیا کی عزّت ہمیں چاہیے
کر ہمیں صاحبِ عزم و عالی مقام
تو ہمارا ہے مالک ترے ہم غلام
کر سُبکدوش تو قرض کے بار سے — فقر و افلاس کی ذِلّت و عار سے
تو بچا ہر مصیبت سے آزار سے — ہر طرح کی فلاکت سے اِدبار سے
ہم مصیبت میں آئیں غریبوں کے کام
تو ہمارا ہے مالک ترے ہم غلام
ہم کو محفوظ رکھ بُخل و نسیان سے — کفر و شرک و نفاق اور عصیان سے
جھوٹ، غیبت، حسد اور بہتان سے — سُود و رشوت، غصب اور طغیان سے
ہم بچیں کبر و سُستی ریا سے مُدام
تو ہمارا ہے مالک ترے ہم غلام

نفس و شیطان سے ہم کو محفوظ رکھ　　حاسد انسان سے ہم کو محفوظ رکھ
موذی حیوان سے ہم کو محفوظ رکھ　　دشمنِ جان سے ہم کو محفوظ رکھ

تیرے حفظ و اماں میں رہیں صبح و شام
تو ہمارا ہے مالک ترے ہم غلام

تو بچا ہم کو کمیابیِ مال سے　　ضُعف پیری کے تکلیف دہ حال سے
فتنہ گر شر پسندوں کی ہر چال سے　　تو بچا ہم کو تلبیسِ دجّال سے

سرکشوں کو الٰہی نہ کر بے لگام
تو ہمارا ہے مالک ترے ہم غلام

اے خدا ہر طرف ظلم کا راج ہے　　جو ہے ظالم وہی صاحبِ تاج ہے
عدل پامال ہے رحم تاراج ہے　　بے کسوں پر تشدّد رَوا آج ہے

ظلم کرتے ہیں جو ان سے لے انتقام
تو ہمارا ہے مالک ترے ہم غلام

بوجھ ہم پر نہ رکھ جس کی طاقت نہ ہو　　کام وہ تو نہ لے جس کی ہمّت نہ ہو
اس جہاں میں ہماری بُری گت نہ ہو　　غیر کے سامنے ہم کو ذِلّت نہ ہو

ساری دُنیا ہمارا کرے احترام
تو ہمارا ہے مالک ترے ہم غلام

ناگہاں کوئی آئے نہ ہم پر بلا غرق ہم کو نہ کر آگ میں مت جلا
ہم نہ دَب کر مریں زلزلہ تو نہ لا سخت امراض میں کر نہ تو مبتلا

دِق ہو یا برص یا اَکلہ ہو یا جُذام
تو ہمارا ہے مالک ترے ہم غلام

لب پہ کلمہ ہو جاری دمِ واپسیں دل میں ہو تیرے عفو وکرم کا یقیں
وقت ہو جاں کنی کا حَسیں سے حَسیں ہاتفِ غیب ہو لَب کُشا ''آفریں''

دیں فرشتے ہمیں مغفرت کا پیام
تو ہمارا ہے مالک ترے ہم غلام

قبر میں روشنی ہو ترے نام سے پیش مُنکر نکیر آئیں اکرام سے
تو بچا قبر میں ہم کو آلام سے ہم قیامت تلک سوئیں آرام سے

بادِ رحمت کے جھونکے چلیں صبح و شام
تو ہمارا ہے مالک ترے ہم غلام

حشر میں کر نہ ہم پر عتاب اے خُدا تو نہ لے سخت ہم سے حساب اے خُدا
تو نہ دے ہم کو کوئی عذاب اے خُدا ہم پہ کر فتح جنت کا باب اے خُدا

آگ دوزخ کی کر ہم پہ یارب حرام
تو ہمارا ہے مالک ترے ہم غلام

ہر نفس آبِ کوثر کا سَاغر ملے　　لذّتِ دید روئے منوّر ملے
ہم کو جنت میں قربِ پیمبر ملے　　تیرے دیدار کا لُطف اکثر ملے
سَلسَبیل اور تسنیم کے بخش جام
تو ہمارا ہے مالک ترے ہم غلام

اے خدا تیرے لُطف و کرم پر نثار　　تیری رحمت پہ ہر ہر قدم پر نثار
عرش وکرسی و لوح و قلم پر نثار　　تیرے محبوبؐ شاہِ امم پر نثار
اس مناجات کو کردے مقبول عام
تو ہمارا ہے مالک ترے ہم غلام

لَا اِلٰــہ اِلّا اللّٰہ

ہے نشانِ لافانی نسخۂ جہاں بانی
ہے شکوہِ سلطانی شمعِ بزمِ نورانی

لَا الٰہ الاّ اللہ

لَا الٰہ الاّ اللہ

جامِ بادۂ عرفاں زیب و زینتِ قرآں
ذکرِ خاصۂ خاصاں نقشِ پرچمِ ایماں

لَا الٰہ الاّ اللہ

لَا الٰہ الاّ اللہ

کلمہ ہر مسلماں کا نیک فطرت انساں کا
ہر رگِ دل و جاں کا ہر گلِ گُلِستاں کا

لاَ الٰہ الاّ اللہ

لاَ الٰہ الاّ اللہ

ضربت یدِ اللّٰہی نغمۂ سحر گاہی
کلمۂ حق آ گاہی نکتۂ شہنشاہی

لاَ الٰہ الاّ اللہ

لاَ الٰہ الاّ اللہ

لوحِ عرشِ اعظم ہے سوز و سازِ آدم ہے
برگِ گل ہے شبنم ہے زخمِ دل کا مرہم ہے

لاَ الٰہ الاّ اللہ

لاَ الٰہ الاّ اللہ

آبِ گوہرِ تاباں نغمۂ دلِ شادماں
نکہتِ گُلِ خنداں مُشکبار و نوُر افشاں

لاَ الٰہ الاّ اللہ

لاَ الٰہ الاّ اللہ

رمزِ پاکبازی ہے دستِ مردِ غازی ہے
تاجِ سرفرازی ہے خوئے دل نوَازی ہے

لاَ الٰہ الاّ اللّٰہ

لاَ الٰہ الاّ اللّٰہ

کلمہ ہے یہ لاثانی ذکر و فقر و سُلطانی
ذکر با دبستانی ذکر بر لبِ ثانی

لاَ الٰہ الاّ اللّٰہ

لاَ الٰہ الاّ اللّٰہ

اللہ اکبر، اللہ اکبر

ہے ذکر بہتر اللہ اکبر ہے ذکر انور، اللہ اکبر
ہے ذکر برتر اللہ اکبر ہے ذکر اطہر، اللہ اکبر
ذکر مُعنبر اللہ اکبر
اللہ اکبر، اللہ اکبر

اللہ تعالیٰ ہے پاک و برتر ہےسب کا خالق ہے بندہ پرور
حضرت محمدؐ اس کے پیمبر جسمِ مُنوَّر، روحِ مُطَہَّر
عزّت تصدّق دولت نچھاور
اللہ اکبر ، اللہ اکبر

ہم اہلِ ایماں ہم ہیں مسلماں   حق کے پیامی حق کے ہُدیٰ خواں
تھامے ہوئے ہیں ہم شمعِ ایماں   رکھّیں گے ہردم اِس کو فروزاں
یہ ذکر کتنا ہے روح پرور
اللہ اکبر ، اللہ اکبر

اسلام ہم کو ہے دل سے پیارا   راحت ہے دل کی آنکھوں کا تارا
اس کے ہیں ہم سب وہ ہے ہمارا   چمکے گا اس کا ہر سو ستارا
پھیلے گا انشاء اللہ گھر گھر
اللہ اکبر ، اللہ اکبر

مردانِ حق ہم اور خیر اُمّت   دستور اپنا قرآن و سُنّت
ہم کو خدا نے بخشی ہے عزّت   کیا خوب دولت کیا خوب نعمت
کتنا ہے رب کا احسان ہم پر
اللہ اکبر ، اللہ اکبر

بُستانِ دیں کے گلہائے تر ہم   ابرِ بہاری بادِ سحر ہم
حق کے لیے ہیں گرمِ سفر ہم   منزل بہ منزل ہیں تیز تر ہم
ہم کو مِلی ہے پروازِ شہپر
اللہ اکبر ، اللہ اکبر

ہم ہوں مجاہد اللہ والے　　ہم شیر دل ہوں ہم ہوں جیالے
کیا سنگ و خارا کیا تیغ و بھالے　　ہوں ٹھوکروں پر لاکھوں ہمالے

ہم ہوں نشانِ بو بکرؓ و حیدرؓ
اللہ اکبر ، اللہ اکبر

ہم کو خدا دے وصفِ حجازی　　ہوں شب کے زاہد ہوں دن کے غازی
دے ہوشمندی دے پاکبازی　　دُنیا و دیں کی دے سَر فرازی

دُنیا بھی بہتر عقبیٰ بھی بہتر
اللہ اکبر ، اللہ اکبر

سُبحان اللہ

حمد سرا ہیں سنبل و ریحاں   انجم و ماہ و مہرِ تاباں
شمعِ شبستاں صبحِ درخشاں   جن و ملائک انساں حیواں

اللہ اللہ سبحان اللہ
سبحان اللہ سبحان اللہ

صحنِ گلستاں کی ہریالی   پتّہ پتّہ ڈالی ڈالی
قمری و بلبل گلچیں مالی   سب کے لبوں پر ذکر جمالی

اللہ اللہ سبحان اللہ
سبحان اللہ سبحان اللہ

ذکر یہی ہے مُرغِ چمن کا　　لالۂ و گل کا سرو و سمن کا
نیل و فرات و گنگ و جُمن کا　　ساحل و طوفاں کوہ و دمن کا

اللہ اللہ سبحان اللہ
سبحان اللہ سبحان اللہ

آندھی، بارش، بجلی، بادل　　دریا، صحرا، گلشن، جنگل
پھول، کلی، پھل، غنچہ، کونپل　　نغمہ سَرا ہیں ہر دَم ہر پَل

اللہ اللہ سبحان اللہ
سبحان اللہ سبحان اللہ

محو ثنا فقر و سُلطانی　　حاضر و غائب باقی و فانی
قول و عمل الفاظ و معانی　　آگ و ہوا اور مٹّی پانی

اللہ اللہ سبحان اللہ
سبحان اللہ سبحان اللہ

حمد سَرا اور مست و غزل خواں　　توراۃ انجیل اور یہ قرآں
حور و غلماں مالک و رضواں　　ہر دل شاداں ہر لب خنداں

اللہ اللہ سبحان اللہ
سبحان اللہ سبحان اللہ

شبلیؔ و رازیؔ حافظؔ و جامیؔ ہندی و ترکی مصری و شامی
بے کس و عاجز نامی گرامی سب کے لبوں پر ذکرِ دوامی

اللہ اللہ سبحان اللہ
سبحان اللہ سبحان اللہ

بزم ہے اس کی بزمِ ہستی اس کی بلندی اس کی پستی
دین ہے اس کی کیف و مستی ذکر ہے اس کا بستی بستی

اللہ اللہ سبحان اللہ
سبحان اللہ سبحان اللہ

ہیں محتاج تیرے گدا اور شاہ

خداوند قدّوس و عالم پناہ — تری سلطنت تیرے ملک و سپاہ
تو ہے مالک الملک و یوم الیقیں — تجھی کو ہے زیبا جلال اور جاہ
تو اللہ و رحمٰن و والی رحیم — بڑی محترم ہے تری بارگاہ
الٰہی تو ہے صاحبِ کُن فکاں — ترے اِک اشارے پہ عالم تباہ
ترے در کے سائل نبیؐ و ولی — ہیں محتاج تیرے گدا اور شاہ
جسے چاہے پہنائے عزّت کا تاج — جسے چاہے دِکھلائے ذِلّت کی راہ
جسے چاہے دے رزق تو بے حساب — جسے بھوک سے چاہے کر دے تباہ
تری نعمتوں کا ہے گننا محال — ہے عاجز دماغ اور قاصر نگاہ
یہ جنگل بیاباں یہ کوہ و دمن — پہاڑ اور صحرا یہ آب و گیاہ
چرند و پرند اور جن و بشر — ترے ملک میں ہر سپید و سیاہ

چمن کے گُل و لالۂ و نسترن
زمیں آسماں اور یہ مہر و ماہ

یہ شرق اور غرب و شمال و جنوب
ہے ہر سمت و ہر جا تری جلوہ گاہ

ہمالہ کی چوٹی پہ تیری نظر
سمندر میں موتی پہ تیری نگاہ

ہدایت ضلالت ترے ہاتھ میں
تو گمراہ کر یا دکھا نیک راہ

ہے تیرے ہی قبضے میں موت و حیات
ترے آگے مجبور ہیں کج کلاہ

تری رحمتوں کی نہیں انتہا
عذاب و غضب وہ کہ تیری پناہ

ترے ذکر میں اور تری یاد میں
ہے پوشیدہ تسکین قلب و نگاہ

نہیں کوئی معبود تیرے سوا
زباں بھی مُقِر اور دل بھی گواہ

یہ نغمے تبسّم ہنسی قہقہے
چُھپا دل کا غم ہے زباں کی کراہ

تو سنتا ہے اور عالِم الُغیب ہے
تو سب کا ہے مالک تو سب کا الٰہ

کرم کر الٰہی مرے حال پر
سراپا خطا ہوں مجسّم گناہ

سُن اے میرے مالک سمیع و بصیر
کہ اب لب پہ آئی مرے دل کی آہ

غضب مجھ پر نازل نہ کر تو کبھی
کہ اس کا تصوّر ہی ہے جانکاہ

کرم کر الٰہی کرم کر کرم
کہ ہے عام تیرا کرم گہہ بگاہ

مجھے دونوں عالم میں کر سُرخ رو
نہ ہوں یاں ذلیل اور نہ واں روسیاہ

میں ثانیؔ ترا بندۂ کمتریں
ہوں رکھتا تری رحمتوں پر نگاہ

کریما بہ بخشائے بر حالِ ما[1]

الٰہی ہمارا تو ہی ہے خدا   تو حاجت روا اور مشکل کُشا
نہیں کوئی معبود تیرے سوا   تو داتا ہے دیتا ہے صبح و مسا
"کریما بہ بخشائے بر حالِ ما
کہ ہستم اسیرِ کمندِ ہوا"

الٰہی یہ دُنیائے حرص و ہوس   لُبھاتی ہے ہم کو نفس در نفس
"نداریم غیر از تو فریاد رس   توئی عاصیاں راخطا بخش و بس"
"کریما بہ بخشائے بر حالِ ما
کہ ہستم اسیرِ کمندِ ہوا"

---

[1] تضمین بر سعدی

جُھکائے ہوئے سر ندامت سے ہم ترے در پہ آئے ہیں باچشمِ نم
پھٹا غم سے دل لب پہ آیا ہے دَم کرم کر الٰہی کرم کر کرم

"کریما بہ بخشائے بر حالِ ما
کہ ہستم اسیرِ کمندِ ہوا"

خدایا نہیں کوئی تیرے سوا جزیل اُلعطا یا مجیب الدّعا
"نگہدار مارا ز راہِ خطا خطا در گذر و صوابم نما"

"کریما بہ بخشائے بر حالِ ما
کہ ہستم اسیرِ کمندِ ہوا"

الٰہی ترا کام لُطف و عطا مرا کام رو رو کے کرنا دُعا
ترا کام عفو و کرم بر خطا میں یارب خطا ہوں خطا در خطا

"کریما بہ بخشائے بر حالِ ما
کہ ہستم اسیرِ کمندِ ہوا"

ترے در کے سائل ہیں اہلِ کرم ہیں منّت کشاں اہلِ دیر و حرم
"خدایا بذلّت مراں از درم کہ صورت نہ بند درے دیگرم"

"کریما بہ بخشائے بر حالِ ما
کہ ہستم اسیرِ کمند ہوا"

الٰہی ہیں بندے ترے انس وجاں　　　ہے رحمت تری رحمتِ بیکراں
ہے تیری زمیں اور ترا آسماں　　　حکومت ہے تیری یہاں اور وہاں

"کریما بہ بخشائے بر حالِ ما
کہ ہستم اسیرِ کمندِ ہوا"

وہ ہو جس سے فرمائے جس دم تو کُن　　　مکن تو کہے گر تو ہو لم یکن
خدایا بہ عزّت تو خادم مکن　　　بذُلّ گنہ شرمسارم مکن

"کریما بہ بخشائے بر حالِ ما
کہ ہستم اسیرِ کمندِ ہوا"

تو دانی کہ مسکین و بیچارہ ایم　　　فرو ماندۂ نفس امّارہ ایم
خدایا مقصّر بکار آمدیم　　　تہی دست و امیدوار آمدیم

"کریما بہ بخشائے بر حالِ ما
کہ ہستم اسیرِ کمندِ ہوا"

ترا بندہ ثانؔی ذلیل و حقیر　　　بدست دُعا اے غنی و کبیر
فقیرم بجرم گناہم مگیر　　　غنی را ترحّم بوَد ہر فقیر

"کریما بہ بخشائے بر حالِ ما
کہ ہستم اسیرِ کمندِ ہوا"

دُرود

و

سَلام

دُرود و سَلام

وہ رسالت مآبؐ اور شہِ دو جہاں　　　　پاک نام آپ کا لے یہ گندی زباں
ہے مجال اس کی کیا اور جرأت کہاں　　　　اِک خیال آ گیا اور آنسو رواں

سیّد وُلد آدم وہ خیرُ الانام
اُس پہ لاکھوں درود اُس پہ لاکھوں سلام

کیسا وہ جوہر فرد پیدا ہوا　　　　سارے عالم میں پھیلی ہے اُس کی ضیا
گنگنانے لگے ہیں یہ اَرض و سما　　　　آ گیا جان کون و مکاں آ گیا

کہہ اُٹھے یک زباں رات دن صبح و شام
اُس پہ لاکھوں درود اُس پہ لاکھوں سلام

آمنہ کا وہ پیارا وہ دُرِّ یتیم — بیکسوں کا سہارا وہ لُطفِ عمیم
سب کی آنکھوں کا تارا وہ ذاتِ کریم — جان و دل ماہ پارا وہ خُلقِ عظیم

جس کی ہر ہر ادا واجب الاحترام
اُس پہ لاکھوں درود اُس پہ لاکھوں سلام

جس کی آمد سے بادِ نسیم آ گئی — رحمتِ حق کی ہر سُو گھٹا چھا گئی
چھا گئی اور پھر نور برسا گئی — غم کی ماری تھی دُنیا سکوں پا گئی

زندگی بھر پلایا محبت کا جام
اُس پہ لاکھوں درود اُس پہ لاکھوں سلام

کارواں گُم تھا تاریک اور رات تھی — خوفناک ایک جنگل تھا برسات تھی
ساری دُنیا تھی کیا بحرِ ظلمات تھی — بدحواسی تھی بگڑی ہوئی بات تھی

آ گیا ظلمتِ شب میں ماہِ تمام
اُس پہ لاکھوں درود اُس پہ لاکھوں سلام

زندہ درگور ہوتی تھیں اُف لڑکیاں — کُفر خنداں تھا اور ظلم آتش فشاں
آگ کی ایک بھٹّی بنا تھا جہاں — ظلم وہ! لے رہا تھا ہر اک سِسکیاں

بخشی مُردہ دلوں کو حیاتِ دوام
اُس پہ لاکھوں درود اُس پہ لاکھوں سلام

جاہلیت میں عورت تھی اِک جانور ٹھوکریں کھاتی پھرتی تھی وہ در بدر
راہ و منزل سے اپنی تھی وہ بے خبر کوئی اُس کا نہ تھا، شام تھی بے سحر

عورتوں کو دیا حریّت کا مقام
اُس پہ لاکھوں درود اُس پہ لاکھوں سلام

جس نے کندن بنایا مسِ خام کو جس نے قُرباں کیا حق پہ آرام کو
صبح سے جس نے بدلا ہر اِک شام کو سارے عالم میں پھیلایا اسلام کو

جس پہ نازل ہوا ہے خدا کلام
اُس پہ لاکھوں درود اُس پہ لاکھوں سلام

معجزہ جس کا ادنیٰ تھا شقُّ القمر جس کی آمد جہاں میں نسیمِ سحر
اس کی آمد نہ ہوتی جہاں میں اگر ٹھوکریں کھاتی انسانیت در بدر

لے کے آیا محبت کا دل کش پیام
اُس پہ لاکھوں درود اُس پہ لاکھوں سلام

گالیاں جس نے دیں اس کو تحفے دیے زخم جس کے لگے، زخم اُس کے سیئے
عافیت کی دُعا مانگی سب کے لیے کی جفا جس نے بدلے وفا سے دیے

جس نے سب کو پلایا محبت کا جام
اُس پہ لاکھوں درود اُس پہ لاکھوں سلام

وہ خدا کا نبی خاتم المرسلینؐ مطلعِ نور تھی جس کی پیاری جبیں
ذات ایسی ملے گی بتاؤ کہیں؟ ہو جو اتنی عظیم و وَجیہ و حسیں

جس کی ہر بزم، جس کے سبو، جس کے جام
اُس پہ لاکھوں درود اُس پہ لاکھوں سلام

جس پہ جانیں فدا، جس پہ قربان دل آسمان وزمیں، رنگ وبو، آب و گِل
رہ گیا مٹ کے وہ، ہوگیا جو مُخِل کفر بھی سرنگوں، شرک بھی ہے خَجِل

خاکِ پا کے برابر خواص و عوام
اُس پہ لاکھوں درود اُس پہ لاکھوں سلام

جس کی آمد سے پہلے تھے گھر گھر صنم مرکزِ شرک سارا بنا تھا حرم
رکھ دیے شرک پر اپنے دونوں قدم جس کی عظمت کے شاہد ہیں لوح وقلم

جس کا دونوں جہاں میں ہے اعلیٰ مقام
اُس پہ لاکھوں درود اُس پہ لاکھوں سلام

پاک دامان و پاکیزہ قلب و نگاہ اس کی عِفّت پہ اپنے پرائے گواہ
کیمیا بن گیا جس پہ ڈالی نگاہ رکھ دیا میٹ کر ہر خطا و گناہ

وہ عفیف و کریم اور عالی مقام
اُس پہ لاکھوں درود اُس پہ لاکھوں سلام

حُسن ایسا نہیں جس کا کوئی جواب وہ جبیں جو کہ ہے مطلعِ آفتاب
ایسے دنداں، ملی جن سے موتی کو آب روئے انور کہ ہے گرد تک ماہتاب

حُسنِ عالم اسی پر ہوا ہے تمام
اُس پہ لاکھوں درود اُس پہ لاکھوں سلام

وہ تبسّم لبوں پر سراپا بہار وہ تکلّم کہ جیسے گلوں کا نِکھار
کُھل گئی جو کبھی زُلف بھی ایک بار ہوگئی پھر ہوا اور فضا مشک بار

جس کی ہر سانس پر ہے تصدُّق مشام
اُس پہ لاکھوں درود اُس پہ لاکھوں سلام

وہ رسولوں میں آخر جو مُرسَل ہوا جس پہ قرآن سارا مُنزَّل ہوا
جس کا ہر لفظ و جملہ مُدلَّل ہوا دینِ اسلام جس پر مُکمّل ہوا

ہوگئے جس پہ دین و شریعت تمام
اُس پہ لاکھوں درود اُس پہ لاکھوں سلام

تھا جہاں بحرِ ظلمات میں تہ نشیں لات و عُزّیٰ کے آگے پڑی تھی جبیں
اس پہ صدقے دیا ہم کو دینِ مُبیں اس نے بخشی ہمیں ایک شرعِ متیں

جس نے سب کو بتایا حلال و حرام
اُس پہ لاکھوں درود اُس پہ لاکھوں سلام

بات مانی جنھوں نے ستائے گئے　　آگ کے فرش پر کچھ لٹائے گئے
کھینچ کر کچھ سرِ دار لائے گئے　　حق کی آواز پھر بھی لگائے گئے

تھے خبیبؓ اور خبّابؓ جس کے غلام
اُس پہ لاکھوں درود اُس پہ لاکھوں سلام

وہ صہیبؓ اور سلمانؓ و یاسرؓ، بلالؓ　　زیدؓ و عمارؓ بھی خوش خیال و خصال
جن کو حاصل یقیں تھا تمام و کمال　　جن پہ قربان شاہی جمال و جلال

ہیں اسی کے سبھی خوبرو مشک فام
اُس پہ لاکھوں درود اُس پہ لاکھوں سلام

جن کی کوشش سے بادِ بہاری چلی　　جن سے ہر شاخ گلشن کی پُھولی پھَلی
چٹکی اسلام کی جن سے ہر ہر کلی　　وہ ابوبکرؓ و فاروقؓ و عثمانؓ علیؓ

جس کے ادنیٰ غلام فاتحِ مِصر و شام
اُس پہ لاکھوں درود اُس پہ لاکھوں سلام

فاطمہؓ پیاری بیٹی، حسینؓ و حسنؓ　　پارۂ دل جگر گوشہ جُزوِ بدن
جن سے آراستہ ہے نبیؐ کا چمن　　ہیں چمن کے گل و لالۂ ونسترن

ایک ہے سیفِ حق ایک صُلحِ تمام
اُس پہ لاکھوں درود اُس پہ لاکھوں سلام

وہ دیارِ نبی رشکِ ارض و سَما
پاک جس کی زمیں پاک جس کی فضا
جس کا شیریں ہے پانی معطّر ہوا
خاک کو جس کی کہتے ہیں خاکِ شفا

شوق ہے اس کی جانب چلوں تیز گام
اُس پہ لاکھوں درود اُس پہ لاکھوں سلام

رشک تجھ پر ہے مجھ کو بہت اے صبا
تو مدینہ کو جاتی ہے صبح و مَسَا
ایک میں ہوں سَراپا گناہ و خطا
کاش مجھ کو بھی حاصل ہو خاکِ شفا

میرے لب پر یہی رات دن صبح و شام
اُس پہ لاکھوں درود اُس پہ لاکھوں سلام

آتشِ شوق ہے تیز سے تیز تر
میں ہوں گرمِ سفر ہر نفَس ہر نظر
ہے حسیں رہ گزر عشق ہے راہ پر
روضۂ پاک ہے منزلِ معتبر

میری قسمت کہ ہوں زائر و ہم کلام
اُس پہ لاکھوں درود اُس پہ لاکھوں سلام

دیر سے کہہ رہی ہے درود و سلام
آ گیا اے زباں فدویّت کا مقام
اب نبیِ مُکرّم کا لے پاک نام
ہاں مگر بادب اور بصد احترام

جس کے صدقے میں عالم کا سارا نظام
اُس پہ لاکھوں درود اُس پہ لاکھوں سلام

وہ حبیبِ خدا ، طاہر و مصطفیٰ قاسم و حامد و حُجّہ و مرتضیٰ
صادق و رحمۃ و طیّب و مجتبیٰ طٰہٰ ، یٰسین، مکّی ، وہ خیرالوریٰ
وہ شفیع و منیر و شہید و امام
اُس پہ لاکھوں درود اُس پہ لاکھوں سلام

وہ حجازی ، تہامی، یتیم و غنی وہ رؤف و بشیر و نذیر و نبی
وہ رسول و مذکّر امیں ہاشمی وہ ہے اُمّی لقب اَبطحیٰ ، مُتّقی
جس کے محمود ، احمد محمدؐ ہیں نام
اُس پہ لاکھوں درود اُس پہ لاکھوں سلام

خاک کا یہ ذرّہ ذکرِ مہَوَ شاں کیسے کرے
عشق کے رازِ نہاں کو وہ عیاں کیسے کرے
مدح آ قا کی گدائے بے نشاں کیسے کرے
مشک سے دھوئے زباں کو پھر بیاں ایسے کرے
کُشت بے تیغم بعَشوہ تُرکِ نازک پیکرے
خوش بیانے مہربانے جانِ جانے دل بَرے

نعت کہتا ہوں تری آ قائے من شاہِ زَمن
نام پیارا کتنا تیرا پاک تن پاکیزہ من
خندہ رُو ، خندہ جبیں، غنچہ دَہن شیریں سخن
نکہتِ زلفِ مُعَنبر پر فِدا مُشکِ خُتن
یاسمن رشکِ سمن جانِ چمن یا جانِ من
آشنائے دلربائے خُود نمائے خوش سرے

نوٹ: خودسری کا باطل تصوّر نعت کے منافی ہے اِس لیے ''خوش سرے'' کردیا گیا۔ مبارک عثمانی

تو ہے بحرِ بیکراں اور میں ذرا سی آب جو
اے سراپا نور تو ہے دو جہاں کی آبرو
مرحبا صَلِّ علیٰ جانِ جہانِ رنگ و بو
قیصریت تیری آمد سے ہوئی ہے زرد رُو
کفر سوزے دل فروزے خوب رو آہستہ خو
پاک دینے پاک بینے خوشتر از ہر خوشترے

اختر تاباں کہوں میں یا مہِ کامل تجھے
میں کہوں کون و مکاں کی جان یا پھر دل تجھے
میں سمجھتا ہوں نشانِ جادۂ منزل تجھے
دل کھچیں بے ساختہ وہ ہے کشش حاصل تجھے
نازنینے مہ جبینے دل کشے یا دل کُشے
جاں گدازے دل نوازے گوہرے یا اخترے

کوچۂ جاناں گئے تو بن کے دیوانہ گئے
بادۂ عشق و محبت پی کے مستانہ گئے
صبر آیا جب نہ ہم کو پھر تو روزانہ گئے
نعت یہ پڑھتے ہوئے بے اختیارانہ گئے
شادۂ آزادۂ مستانۂ جانانۂ
مست چشمے دیر خشمے طُرفہ زیبا منظرے

اے سراپا خُلق تیری ذات ہے ہر دل عزیز
تیرے صدقے میں خدا نے دی ہمیں عقل و تمیز
تیرے در کی خاک ہی سُرمہ بنانے کی ہے چیز
توڑنا دم تیرے در پر جان و دل سے ہے عزیزؔ
بے قرارم اشک بارم سخت زارم اے عزیزؔ
دل بَرَد جاں آوَرَد ہر دم بطرزِ دیگرے[1]

[1] حضرت عزیزؔ صفی پوری کی نعت پر تضمین

اِنَّآ اَعۡطَیۡنٰکَ الۡکَوۡثَرۡ

دلبر و خوشتر نازک پیکر — گوہر و اختر زیبا منظر
جسمِ مُزَکیٰ روحِ مطہّر — روئے مُنوّر زُلفِ مُعَنبر
خَلق کے سرور رحمتِ دَاور — شافعِ محشر ساقیٔ کوثر
جن کی ثنا قرآن کے اندر — اِنَّآ اَعۡطَیۡنٰکَ الۡکَوۡثَرۡ
جن کے قدم سے صحرا گلشن — جن کی نظر سے خار گل تر
کفر کے پربت بن گئے رائی — ان کو لگائی ایسی ٹھوکر
مصر و عراق و شام کے فاتح — سب ہیں انہی کے در کے گداگر
وہ ہیں ہمارے سَروَرؐ و آقاؐ — ہم ہیں انہی کے نوکر چاکر
اُن پہ فدا ماں باپ ہمارے — جان تصدّق مال نچھاور
ان کی حقیقت کو کیا جانے — ملحدِ بے دیں کافر و خودسر
ذکر سے ان کے دل کو سکینت — روح بھی شاداں لب بھی مُعطّر
ذکرِ خدا کے بعد یقیناً — ذکر ہے ان کا سب سے بہتر
ذکر مُبارک وِردِ زباں ہو — لحظہ بہ لحظہ دن بھر شب بھر
صلی اللہ علیہ وسلم — صلی اللہ علیہ وسلم

السّلام اے فخرِ آدم السّلام　　السّلام اے سب کے ہمدم السّلام
السّلام اے زیبِ عالم السّلام　　السّلام اے جانِ جانم السّلام

شاہِ کُل فخرِ رُسُل خیرالانام
ذاتِ عالی پر مرے لاکھوں سلام

السّلام اے مُرسَل عزّت مآب　　السّلام اے شافعِ یوم الحساب
السّلام اے رشکِ ماہ و آفتاب　　السّلام اے صاحبِ اُمُّ الکتاب

آپ پر اللہ کی رحمت مُدام
آپ پر ہر دم مرے لاکھوں سلام

السّلام اے خاتمِ پیغمبراں　　السّلام اے تاجدارِ دو جہاں
السّلام اے زینتِ کون و مکاں　　السّلام اے سرورِ انس و جناں

آپ پر قربان ہو عالم تمام
آپ پر ہر دم مرے لاکھوں سلام

السّلام اے وجہِ تسکین و قرار　　السّلام اے بے کسوں کے غمگسار
السّلام اے صاحبِ عزّ و وقار　　السّلام اے دونوں عالم کی بہار

ملّتِ بیضا کے رہبر اور امام
آپ کی ناموس پر لاکھوں سلام

وہ شافعِ مدینہ ہیں، ہوں لاکھوں سلام اُن پر
ہر دل کا سکینہ ہیں، ہوں لاکھوں سلام اُن پر

وہ شافعِ محشر ہیں، وہ ساقیٔ کوثر ہیں
نازِ مہ و اختر ہیں، ہوں لاکھوں سلام اُن پر

سرکار دو عالم ہیں، ہر ایک کے ہمدم ہیں
وہ نازشِ آدم ہیں، ہوں لاکھوں سلام اُن پر

ہر ایک غلام اُن کا، عالی ہے مقام اُن کا
ہرلب پہ ہے نام اُن کا، ہوں لاکھوں سلام اُن پر

وہ اعظم و افضل ہیں، وہ اکرم واکمل ہیں
وہ احسن واجمل ہیں، ہوں لاکھوں سلام اُن پر

مجھ حقیر و بے نوا پر ہے کرم اللہ کا — اُمّتی مجھ کو بنایا ہے رسول اللہ کا

وہ رسول اللہ، محبوبِ خدا، ختم الرسل — وہ رسول اللہ دانائے سُبُل مولائے کل

وہ رسول اللہ جو ہیں رحمۃٌ لّلعالمیں — وہ رسول اللہ، یٰسیں، صادق وطٰہٰ امیں

وہ رسول اللہ جن کی خاکِ پا خاکِ شفا — وہ رسول اللہ جن کا حکم ہے خُذْ مَا صَفَا[1]

وہ رسول اللہ شاہد جن کے ہیں لوح وقلم — وہ رسول اللہ امت جن کی ہے خیر الامم

وہ رسول اللہ جن کے دم سے کائنات — وہ رسول اللہ جن کی ہر ادا جانِ حیات

وہ رسول اللہ جن کا ہے ہر اِک ادنیٰ غلام — وہ رسول اللہ پاکیزہ صفت شیریں کلام

وہ رسول اللہ جن کا معجزہ شقّ القمر — وہ رسول اللہ جن کے دم سے ہیں شام وسحر

وہ رسول اللہ جن کا فیض ہے فیض عمیم — وہ رسول اللہ جن کی ذات ہے ذاتِ کریم

وہ رسول اللہ جن پر دل فدا اور جاں نثار — وہ رسول اللہ جن پر باپ صدقے ماں نثار

وہ رسول اللہ جن سے گلشنِ ہستی نہال — وہ رسول اللہ جن سے دونوں عالم کا جمال

---

[1] حضرت حسن رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمانا یاد ہے کہ چھوڑ دو جو تم کو شک میں ڈالے اور اس چیز کو اختیار کرو، جس سے تمھارے دل میں کھٹک نہ پیدا ہو، بے شک سچ اطمینان ہے اور جھوٹ شک ہے۔

جس ذات کا محمدؐ ہے پاک نام نامی
بخشی ہمیں خدا نے اس ذات کی غلامی
اپنے پرائے سب کے وہ غم گسار و ہمدم
وہ بے کسوں کے والی وہ بے بسوں کے حامی
آقا ہیں وہ ہمارے ہم ہیں غلام ان کے
ان کے ہی پاک دیں کے ہم داعی و پیامی
ہر ایک کی زباں پر ہے پاک نام ان کا
رازی ہوں یا غزالی ، قدسی ہوں یا کہ جامی
اللہ کے پیمبر سرتاج انبیاء کے
ادنیٰ غلام ان کے ہیں نامی و گرامی
وہ شفقت مجسّم وہ رحمتِ دو عالم
کیا ان کی مہربانی کیا ان کی خوش کلامی
وہ بالیقیں نبی ہیں تا روز حشر سب کے
ہے عام جو نبوّت تو فیض ہے دوامی

حضرت محمدؐ عالَم کے سرور　　　سب سے مکرّم سب سے موَقّر
جسمِ منوّر روحِ مُعَطَّر　　　بعد از خدا ہیں وہ پاک و برتر
سب کچھ ہمارا، اُن پر نچھاور
اللہ اکبر، اللہ اکبر

نازل ہوا ہے قرآن ان پر　　　رحمت خدا کی ہر آن ان پر
عزّت ہماری قربان ان پر　　　کرتے ہیں صدقے ہم جان ان پر
آقا ہمارے ہم ان کے چاکر
اللہ اکبر، اللہ اکبر

ختم رُسُلؐ ہیں خیر البشرؐ ہیں　　　تابندہ ان سے قلب و نظر ہیں
ان کے ہی دم سے شام و سحر ہیں　　　رخشندہ ان سے شمس و قمر ہیں
وہ ہیں پیمبر تا روزِ محشر
اللہ اکبر، اللہ اکبر

حق کے وہ ہادی، حق کے منادی　　چڑھ کر صفا پر حق کی ندا دی
ان کی اذاں سے گونجی جو وادی　　دُنیا میں اس نے ہلچل مچا دی
تھرّائے اس سے کسریٰ و قیصر
اللہ اکبر، اللہ اکبر

ہر ایک پتھر غارِ حرا کا　　ہر ایک ذرّہ کوہِ صفا کا
ہر ایک گوشہ بدر و قُبا کا　　ممنون ان کے فضل و عطا کا
زم زم کے قاسم، مُعطیٔ کوثر
اللہ اکبر، اللہ اکبر

وہ بابِ کعبہ رُکنِ یمانی　　میزابِ رحمت زم زم کا پانی
و العصر و کوثر سبع المثانی　　ان کی نبوّت کی ہے نشانی
ان کے ہیں شاہد محراب و منبر
اللہ اکبر، اللہ اکبر

محبوب جاں سے ہیں دل سے پیارے　　ہم ہیں انہی کے وہ ہیں ہمارے
انسان ان کے سارے کے سارے　　کیا مست وشاداں کیا دُکھ کے مارے
وہ ہیں خدا کے محبوب و دلبر
اللہ اکبر، اللہ اکبر

محمدؐ نام نامی کتنا پیارا   محمدؐ بے شمار آنکھوں کا تارا
محمدؐ بے کسوں کے ہیں سہارا   محمدؐ پر ہے صدقے دل ہمارا
محمدؐ ہیں سکونِ قلبِ مضطر
محمدؐ پر جہاں سارا نچھاور

محمدؐ نورِ چشماں راحتِ جاں   محمدؐ روحِ عالم جانِ جاناں
محمدؐ دردِ عالم کے ہیں درماں   محمدؐ کی محبت عینِ ایماں
محمدؐ دین و دُنیا کے ہیں سنگم
محمدؐ ہر کس و ناکس کے ہمدم

محمدؐ زینت کون و مکاں ہیں   محمدؐ تاجدارِ دو جہاں ہیں
محمد غمگسارِ بے کساں ہیں   محمدؐ صدرِ بزم قُدسیاں ہیں
محمدؐ سر گروہِ انبیا ہیں
محمدؐ سرورِ اہلِ صفا ہیں

محمد کی سیادت دونوں عالم   محمدؐ کی غلامی فخرِ آدمؑ
محمدؐ زخم خوردہ دل کے مرہم   محمدؐ پر بہ جان و دل فِدا ہم
محمدؐ رحمۃ للعالمین ہیں
محمدؐ خندہ رو روشن جبیں ہیں

وہ آقا جن کے صدقے میں جہاں کی زیب و زینت ہے
وہ آقا جن کے صدقے میں معزّز آدمیت ہے
وہ آقا جن کے دَم سے آبرو دُنیا کی قائم ہے
وہ آقا جن سے دُنیا میں وجودِ علم و حکمت ہے
وہ آقا جو کہ آئے رحمۃ للعالمین بن کر
وہ آقا جن کا دَم سرتا بپا رحمت ہے شفقت ہے
خوشا ان کی غلامی کا شرف مجھ کو بھی حاصل ہے
خدا کا ہی کرم ہے اور خدا کی ہی عنایت ہے
ملی جو کچھ مجھے عزّت، ملی جو کچھ مجھے نعمت
یہ سب ان کے قدم سے ہے یہ سب ان کی بدولت ہے
مرا ایمان ہے اُنؐ سے، محبت عینِ ایماں ہے
دل و جاں کی محبت سے عزیز ان کی محبت ہے

کیا کرتا ہوں یاد آقا کو، میں شام و سحر ہر دَم
کہ ان کی یاد میں آنکھوں کی ٹھنڈک دل کی راحت ہے

بسانا دل کو ان کی یاد سے عشق و محبت سے
یہی بے مثل دولت ہے یہی انمول نعمت ہے

درودوں سے سلاموں سے زباں تر میری رہتی ہے
یہی اِک میری عادت ہے یہی اِک میری خصلت ہے

نہ ہو عشق و محبت گر کسی دل میں محمدؐ کی
حقیقت میں وہ دل، دل ہی نہیں پتھر کی مورت ہے

نہ ہو جس کو تعلق حضرتِ ختمِ رسالتؐ سے
علی الاعلان کہتا ہوں مجھے اس سے عداوت ہے

محمدؐ مصطفیٰ سے عشق ہے کارِ مسلمانی
فدا کرنا دل و جاں کا مقامِ اہلِ سنّت ہے

انھیں سے گلشن عالم میں جاں افزا بہار آئی
انھیں کے دَم سے ہر ہر پھول میں رنگت ہے، نکہت ہے

انھیں کی ذات کے صدقے، مرے نزدیک دُنیا میں
حقیقت ہے حقیقت، بے حقیقت بے حقیقت ہے

رواں ہوتے ہیں آنسو جب مدینہ یاد آتا ہے
کہ جس کا چپّہ چپّہ، گوشہ گوشہ ، مثلِ جنت ہے

تمنّا ہے لگاؤں خاکِ طیبہ اپنی آنکھوں سے
بلا شک خاکِ طیبہ سرمۂ چشمِ بصیرت ہے

درودِ صد ہزار اُن پر سلامِ بے شمار اُن پر
کہ اُنؐ کے دَم سے میری آبرو ہے میری عزّت ہے

مدینے جانے والے سُن، مدینے سر کے بل جانا[1]
کبھی ہوش و خرد کھونا کبھی کچھ کچھ سنبھل جانا
درِ اقدس پہ کہنا، کہہ کے رونا اور مچل جانا

تمنّا ہے درختوں پر ترے روضہ کے جا بیٹھے
قفس جس وقت ٹوٹے طائرِ روحِ مُقیّد کا

خدا کے ذکر کو ہم نے، ہر اِک مشکل کا حل جانا
ترے در حاضری کو، زندگی کا ماحصل جانا
مُبارک ہے ترے در پر کسی کا دَم نکل جانا

تمنّا ہے درختوں پر ترے روضہ کے جا بیٹھے
قفس جس وقت ٹوٹے طائر روحِ مُقیّد کا

---
[1] کرامت علی شہیدی کی نعت پر تضمین

ترے در پر شہِ والا نہ جانے کتنی بار آئے
کریں کیا عرض آقا کتنے ہم زار و نزار آئے
بہت ہی بے قرار آئے، بہت ہی اشکبار آئے

تمنّا ہے درختوں پر ترے روضہ کے جا بیٹھے
قفس جس وقت ٹوٹے طائرِ روحِ مُقیّد کا

ہمیں لینے کو شاہا رحمتِ پروردگار آئے
ترے قدموں پہ دے دیں جان دل کو پھر قرار آئے
خزاں دیدہ چمن میں، دل کے پھر سے اِک بہار آئے

تمنّا ہے درختوں پر ترے روضہ کے جا بیٹھے
قفس جس وقت ٹوٹے طائرِ روحِ مُقیّد کا

تیری اُمّت پہ آقا دشمنوں کی زور دستی ہے
ادھر ہے زور دستی اور ادھر نکبت ہے پستی ہے
محافظ تیری اُمت کی خدا کی ایک ہستی ہے

تمنّا ہے درختوں پر ترے روضہ کے جا بیٹھے
قفس جس وقت ٹوٹے طائرِ روحِ مُقیّد کا

مدینہ پاک کی بستی بڑی پرُ نور بستی ہے
جہاں شام و سحر اللہ کی رحمت برستی ہے
اسی کو ہر مسلماں آنکھ، ہر لمحہ ترستی ہے

تمنّا ہے درختوں پر ترے روضہ کے جا بیٹھے
قفس جس وقت ٹوٹے طائرِ روحِ مُقیَّد کا

ہم اپنے گھر سے آقا، اس لیے سوئے حرم نکلے
کہ اس پرُ نور بستی میں، ہمارا کاش دم نکلے
تو پھر ہو دردِ دل کافور اور سینہ سے دم نکلے

تمنّا ہے درختوں پر ترے روضہ کے جا بیٹھے
قفس جس وقت ٹوٹے طائرِ روحِ مُقیَّد کا

حصولِ جاہ و دولت کے لیے دارا و جم نکلے
فنا کرنے ہزاروں کو، لیے تیغ دو دم نکلے
تیرے قدموں پہ صدقے ہونے لیکن ایک ہم نکلے

تمنّا ہے درختوں پر ترے روضہ کے جا بیٹھے
قفس جس وقت ٹوٹے طائرِ روحِ مُقیَّد کا

مُبارک نام پر اے احمد مختار صدقے ہم
مقدّس ذات پر اے سیّدِ ابرار صدقے ہم
منوّر شکل پر اے مطلعِ انوار صدقے ہم

تمنّا ہے درختوں پر ترے روضہ کے جا بیٹھے
قفس جس وقت ٹوٹے طائرِ روحِ مُقیَّد کا

ترے اخلاق اور عادات پر صد بار صدقے ہم
تیری پاکیزہ صورت پر ہزاروں بار صدقے ہم
ہزاروں بار صدقے اور لاکھوں بار صدقے ہم

تمنّا ہے درختوں پر ترے روضہ کے جا بیٹھے
قفس جس وقت ٹوٹے طائرِ روحِ مُقیَّد کا

جہانِ رنگ و بو میں ظلمتوں نے ڈیرے ڈالے تھے
تھیں راتیں بھی اندھیری، اور دن بھی کالے کالے تھے
درندوں کے حوالے تھے جو انساں بھولے بھالے تھے
غریبوں، بے کسوں کی ہر طرف آہیں تھیں نالے تھے
درود اس پر جو بن کر، راحتِ قلبِ حزیں آیا
سلام اس پر جو بن کر رحمۃٌ لِّلعالمیں آیا
خدائے دو جہاں کے باغ کا پاکیزہ دل مالی
وہ جس کے دم گلشنِ عالم میں ہریالی
وہ جس نے خار کی گل سے محبت کی بِنا ڈالی
وہ آیا تو پھلی پھولی گلستاں کی ہر اِک ڈالی
درود اس پر جو بن کر، مظہرِ نورِ مبیں آیا
سلام اس پر جو بن کر رحمۃٌ لِّلعالمیں آیا

وہ محبوبِ خدا جس کا محمدؐ نامِ نامی تھا
ہزاروں نام صدقے جس پہ وہ اسم گرامی تھا
غریبوں بے کسوں کا اور لاچاروں کا حامی تھا
وہ جس کی ذات پر انوار کا فیضِ تمامی تھا

درود اس پر جو بن کر راحتِ قلبِ حزیں آیا
سلام اس پر جو بن کر رحمۃُ لِلعالمیں آیا

وہ جس کے حُسن کے پرتو ثوابت اور سیّارے
بنے جس کی نظر سے خاک کے ذرّے بھی مہ پارے
ہر اک سے بڑھ کے محبوب و عزیز و دلبر و پیارے
"پری پیکر نگارے، سروقدّ لالہ رخسارے"

درود اس پر جو بن کر چاند سے بڑھ کر حسیں آیا
سلام اس پر جو بن کر رحمۃُ لِلعالمیں آیا

وہ دانائے سُبُل ختم الرُسُلؐ محبوبِ سبحانی
جلائی کفر کی ظلمت میں جس نے شمعِ ایمانی
جو اونٹوں کو چراتے تھے انھیں بخشی جہاں بانی
عطا شاہوں کو درویشی کی، درویشوں کو سُلطانی

درود اس پر جو بن کر، صاحبِ عزم و یقیں آیا
سلام اس پر جو بن کر رحمۃُ لِلعالمیں آیا

اشارے سے ہی جس نے چاند کے دو ٹکڑے فرمائے
جنھوں نے پھینکے پتھر، ان سبھوں پر پھول برسائے
دعائیں ان کے حق میں کیں، جنھوں نے زخم پہنچائے
گئے جو قتل کرنے چوم کر قدموں کو وہ آئے

دُرود اس پر جو بن کر، خندہ رو، روشن جبیں آیا
سلام اس پر جو بن کر رحمۃٌ لِلعالمیں آیا

ابوبکرؓ و عمرؓ عثمانؓ علیؓ تھے چار یار اس کے
تھے چاروں جانشیں اس کے، تھے چاروں جاں نثار اس کے
وہی تھے غمگسار اس کے، وہی تھے راز دار اس کے
خدا رحمت کرے ان پر، کہ تھے طاعت گذار اس کے

درود اس پر جو بن کر، سَروَرِ اہلِ یقیں آیا
سلام اس پر جو بن کر رحمۃٌ لِلعالمیں آیا

نہیں دُنیا میں جن کا کوئی وہ اہل وعیال اس کے
غریب اس کے، شکستہ قلب اس کے، خستہ حال اس کے
خبیبؓ و یاسرؓ و عمارؓ و خُبّابؓ و بلالؓ اس کے
صہیبؓ و زیدؓ و سلمانؓ و اسامہؓ خوش خِصال اس کے

درود اس پر جو بن کر، خاک کا مسند نشیں آیا
سلام اس پر جو بن کر رحمۃٌ لِلعالمیں آیا

محمدؐ شمع محفل اور صحابہؓ ان کے پروانے
انھیں کی پاک صحبت سے بنے وہ حق کے دیوانے
وہ چھلکاتے تھے ہر سو، بادۂ عرفاں کے پیمانے
وہ کیا جانیں انھیں، جو ان کی عظمت سے ہیں بیگانے

درود اس پر کہ اس جیسا کوئی بن کر نہیں آیا
سلام اس پر جو بن کر رحمۃٌ لِلعالمیں آیا

اے حبیبِ کردگار رحمتِ پروردگار
صاحب عزّ و وقار دو جہاں کے تاجدار
آپ پر لاکھوں سلام
رات دن اور صبح و شام

سر گروہِ انبیاء صدر بزمِ اتقیاء
سرورِ اہلِ صفا شافعِ روزِ جزا
آپ پر لاکھوں سلام
رات دن اور صبح و شام

آپ ہیں اعلیٰ مقام آپ اماموں کے امام
آپ ہیں خیر الانام آپ کا عالم تمام
آپ پر لاکھوں سلام
رات دن اور صبح و شام

آپ سرتاجِ بشر آپ شاہِ بحر و برّ
آپ ہیں رشکِ قمر آپ ہیں انجم نگر
آپ پر لاکھوں سلام
رات دن اور صبح و شام

آپ کے زیرِ قدم قیصر و دارا و جم
کیا عرب اور کیا عجم آج بھی ہیں سر بہ خم
آپ پر لاکھوں سلام
رات دن اور صبح و شام

آپ مُہدی اور مکیں رحمۃ للعالمین
صادق و طٰہٰ امیں ہادیِ دینِ مبین
آپ پر لاکھوں سلام
رات دن اور صبح و شام

آپ کا جیسا حسیں کوئی دُنیا میں نہیں
آپ کی پیاری جبیں مطلعِ نورِ مبیں
آپ پر لاکھوں سلام
رات دن اور صبح و شام

آپ ہیں پاکیزہ تن یاسمن رشکِ سمن
صاحبِ خُلقِ حسن شاہِ شاہانِ زمن
آپ پر لاکھوں سلام
رات دن اور صبح و شام

خاتم پیغمبراں سرورِ اہلِ جہاں
صدر بزمِ قُدسیاں مہربانِ عاصیاں
آپ پر لاکھوں سلام
رات دن اور صبح و شام

آپ پاکیزہ صفات پاک باز و عالی ذات
آپ رمزِ کائنات جانِ من جانِ حیات
آپ پر لاکھوں سلام
رات دن اور صبح و شام

آپ آنکھوں کا سرور آپ سرتاپا ہیں نور
آپ ہیں میرے حضور شافعِ یوم النُشور
آپ پر لاکھوں سلام
رات دن اور صبح و شام

آپ جانِ آرزو آپ دل کی جستجو
دو جہاں کی آبرو مہ جبین و ماہ رُو
آپ پر لاکھوں سلام
رات دن اور صبح و شام
آپ کے دَم سے نمود آپ کے دَم سے وجود
آپ کے دَم سے کشود آپ کے دَم سے شہود
آپ پر لاکھوں سلام
رات دن اور صبح و شام

اے ہلال و بدر تو قابل ہے میرے پیار کے
تو نے دیکھا روئے انور کو مرے سرکار کے

اِک جھلک سے روئے انور کی بنا تو ماہِ نو
نور بڑھتا ہی گیا دیدار سے ہر بار کے

کیا حسیں دیدار تھا جس سے ہوا تو ماہتاب
چاندنی تجھ کو ملی صدقے میں اس دیدار کے

سارے عالم کو ملی ہے جو بھی دولت حُسن کی
یہ کرشمے ہیں جمال روئے پُر انوار کے

اس سراپا حُسن کی یادوں سے ہے سرشار دل
ہو تصدّق سارا عالم اس دلِ سرشار کے

جو بھی ہو سرشار پیکر بادۂ عشق نبی
میکدہ کا میکدہ قربان اس مے خوار کے

عشقِ محبوبِ خدا سے جو بھی دل بیدار ہو
عالم بیدار صدقے اس دلِ بیدار کے
ناز ہے ہم کو کہ ہے اِک نسبتِ عشق آپ سے
گرچہ ہیں مارے ہوئے ہم ذِلّت و اَدبار کے
جس میں آئی آپ کے دَم سے بہار اندر بہار
ہم گل تر ہیں اسی اِک گلشنِ بے خار کے

حضورِ پاک سے عشق و محبت ہے شعار اپنا
انھیں کے ہجر میں رہتا ہے ہر دم دل فگار اپنا

فدا ہونا مرا ہے کام ان کے چشم و ابرو پر
ادائیں ان کی لاکھوں ہر ادا پر دل نثار اپنا

وہ محبوبِ خدا ہیں اور وہ ہیں رحمتِ عالم
وہی آقا ہیں میرے اور خدا پروردگار اپنا

محبت میں انھیں کے ہر نفس رہتا ہوں دیوانہ
انھیں کے عشق میں ہے جیب و دامن تار تار اپنا

انھیں کے چاہنے والوں میں اپنے کو سمجھتا ہوں
انھیں کے عاشقوں میں ہوتا رہتا ہے شمار اپنا

انھیں عشق سے آباد میرا خانۂ دل ہے
یہی ہے شادمانی جس سے ہے دل ہم کنار اپنا

وہ مل جائیں تو فرشِ راہ کردوں اپنی آنکھوں کو
یہی اِک آرزو رکھتا ہے دل لیل و نہار اپنا

انھیں کے عشق میں شام وسحر، غلطاں رہوں ہر دم
اسی میں ہے سکون اپنا اسی میں ہے قرار اپنا

نبوت ختم ہے ان پر، نبی ہیں وہ قیامت تک
غلامی پر ہے ان کی منحصر عزّ و وقار اپنا

اگر چاہے مرا اللہ پہنچوں ان کی خدمت میں
دکھاؤں ان کو بالآخر، میں دل زار و نزار اپنا

کروں جب عرض خدمت میں مرے آقا مرے آقا
تو فرمائیں کہ یہ بھی ہے غلام خاکسار اپنا

الٰہی ختم فرما دے، فراق و ہجر کی گھڑیاں
گذرتا جارہا ہے حد سے ہائے انتظار اپنا

تمنّا ہے انھیں کے پاک قدموں پر میں دم توڑوں
بنے مدفن بقیع پاک میں زیرِ جدار اپنا

نظر میری پڑا کرتی ہے طیبہ جانے والے پر
قدم اٹھتا ہے ہر دم اس طرف مستانہ وار اپنا
اسی کے خاک کے ذرّے مری آنکھوں کے تارے ہیں
اسی کی سر زمیں ہے گلستان نو بہار اپنا
مرے ہیں جسم و جاں گھر میں، مرا دل ساکن طیبہ
وہاں کے ذرّہ ذرّہ پر فدا جاں دل نثار اپنا
کسی صورت میں پہنچوں دل بہت ہے بے قرار اپنا
دیار پاک طیبہ ہے حقیقت میں دیار اپنا

مسلماں ہم ہیں گلہائے گلستانِ محمدؐ ہیں
خدا کے نام لیوا ہیں غلامانِ محمدؐ ہیں

زہے قسمت دل و جاں سے فدایانِ محمدؐ
زبانِ گلفشاں سے ہم ثنا خوانِ محمدؐ ہیں

کیا کرتے ہیں روشن، ہرنفس ظلمت کدے دِل کے
لیے ہاتھوں میں اپنے شمعِ عرفانِ محمدؐ ہیں

نہیں احسان ہم پر اس جہاں کے رہنے والوں کا
خوشا قسمت کہ ہم ممنون احسانِ محمدؐ ہیں

بچائے گا ہمیں اللہ کفر و شرک و بدعت سے
کہ ہم دربانِ خوش کردارِ ایوانِ محمدؐ ہیں

وہ سرورِ دو عالم　　　وہ رحمت مجسّم
وہ فخرِ وُلد آدم　　　حضرت رسول اکرمؐ
محبوب ہیں خدا کے　　　ان پر فدا دو عالم
وہ بے کسوں کے والی　　　وہ بے بسوں کے ہمدم
ہر جنبشِ لب ان کی　　　زخمی دلوں کا مرہم
وہ ابر ہیں کرم کے　　　وہ پیار کی ہیں شبنم
آتی ہے یاد ان کی　　　ہوتا ہے دُور ہر غم
لب پر ہے نام نامی　　　دل میں ہے عشق پیہم
فرمائیں جو وہ حق ہے　　　باقی جو ہے، وہ مبہم

ان پر درود پیہم
ان پر سلام ہر دم

نبی کے عشق میں مضمر سکونِ دل کا ساماں ہے
محبت اُن سے کرنا جان و دل سے عینِ ایماں ہے
وہی ہیں رحمت عالم، وہی ہیں مُحسنِ عالم
تصدّق ان پہ دل میرا ، فدا ان پر مری جاں ہے
محمدؐ نام ہے اُن کا درود ان پر سلام اُن پر
اُنھیں کی ذاتِ عالی میرے جان و دل کی سلطاں ہے
وہ محبوب خدا ہیں، اور امام الانبیاء ہیں وہ
انھیں کا سارے عالم پر کرم ہے، اور احساں ہے
وہ مومن ہے جسے ایمان ہو اُن کی رسالت پر
محبت اُن سے جس کو ہے، وہی اصلاً مسلماں ہے
انھیں کی ذاتِ پاکیزہ ہے فخرِ نوعِ انسانی
انھیں کی ذاتِ عالی شاہ دیں ، ختمِ رسولاں ہے

انھیں کی خاکِ پائے پاک کا ہر ذرّۂ تاباں
بلا شک نازشِ دُرِّ یمن لعلِ بدخشاں ہے
انھیں کی زُلف کی خوشبو پہ ہے مُشکِ خُتن قرباں
جبینِ پاک و روشن پر تصدّق ماہِ تاباں ہے
انھیں کے پیارے سے ملا ہے آب موتی کو
جمال و حُسن گوہر کا فدائے حُسنِ دنداں ہے
تبسّم سے انھیں کے غنچۂ و گل مُسکراتے ہیں
انھیں کا روئے انور مطلعِ مہر درخشاں ہے
جو اُن کے ذکر سے معمور ہے وہ دل ہے پاکیزہ
مُبارک ہے زباں جو مدح میں اُن کی گل افشاں ہے
زباں گُستاخ ہو جس شخص کی بھی شانِ عالی میں
وہ اپنے دور کا بوجہل ہے بولہب و ہاماں ہے
فدا ان پر کرے جو دل، وہی ہے صاحبِ ایماں
انھیں جو دل نہ دے وہ دشمنِ دیں دشمنِ جاں ہے
مجھے محبوب ہے ہر فرد، اس دربارِ عالی کا
مری آنکھوں کا تارا ہے جو اُن کے در کا درباں ہے

وہ حضور پاک وہ خیر البشر خیر الانام
ہم خدا کے نام کے بعد آپ کا لیتے ہیں نام
آپ ہیں ختم رسولاں، سرگروہِ انبیاء
آپ ہیں عالم کے آقا، آپ کا عالم غلام
آپ ہیں شاہِ جہاں، شاہ دلاں شاہِ زمن
آپکے دم سے مہ وسال وشب و دن صبح وشام
آپ کا پیارا تبسّم، غنچہ و گل کا نکھار
آپ کا روئے منور نازشِ ماہ تمام
آپ کی ہر ہر ادا بیکل دلوں کی ہے بہار
آپ کا دلکش ترنّم آپ کا شیریں کلام
آپ کے دم سے ہوا ہر کم نظر، عالی نظر
آپ کے دم سے ہوا ناشاد ہر دلشاد کام

دم قدم سے آپ کے ٹوٹا طلسمِ بولہب
مصطفائی آپ کے دم سے ہوئی عالم میں عام
آپ سے راحت ملی ہر بیکس و مظلوم کو
آپکے دم سے ملا عورت کو عزّت کا مقام
رحمتِ عالم بنا کر آپ کو بھیجا گیا
آپکے ہیں ماہ رُو آپ کے ہیں مشک فام
آپ ہیں نور سراپا ، آپ ہیں خُلقِ عظیم
آپ ہیں حسنِ مجسّم آپ ہیں رحمت تمام
آپؐ نے ہم کو دکھائی راہِ حق راہِ نجات
آپؐ نے ہم کو بتایا ، ہے حلال و کیا حرام
اللہ اللہ آپؐ کا رتبہ شبِ معراج میں
انبیاء ہیں مقتدی، اور آپؐ ہیں ان کے امام
آپؐ کا جانا خدا کے پاس عرش پاک تک
بن کے محبوب و مقرب رازدارنہ کلام
آپؐ کی امت کو فرمایا گیا خیر الامم
آپؐ کی امت کو بخشا ہے خدا نے یہ مقام
ہیں محمدؐ اور احمدؐ آپؐ کے پاکیزہ نام
آپ پر لاکھوں درود اور آپؐ پر لاکھوں سلام

آرہی ہے یاد مجھ کو بار بار — گلشنِ طیبہ کی صبحِ مشکبار
سبز گنبد کا جمال دلفروز — وہ کلس کا حسن دل کش نور بار
روضۂ جنت وہ محراب النّبیؐ — سر بسجدہ ہونے والوں کی قطار
حاضری آقا کے در خُدّام کی — سر جھکائے، دل کو تھامے، اشکبار
روضۂ اطہر پہ ہر دم صبح و شام — وہ سلاموں کی بہار اندر بہار
کاش مجھ میں طاقتِ پرواز ہو — اُڑ کے پہنچوں اپنے آقا کے دیار
چھوڑ دو اپنے دلِ بے تاب کو — جب قریب آئے مدینہ کا حصار
میں چلوں چل کر تھموں تھم کر چلوں — نعت پڑھتا جھومتا مستانہ وار
روضۂ اقدس پہ ہو جب حاضری — ہوں نگاہیں پست وآنکھیں اشکبار
تھام کر پردے حریمِ خاص کے — مَیں کروں عرض اے حبیبِ کردگار
السّلام اے رحمۃ للعالمین — السّلام اے مرسلِ پروردگار
السّلام اے راحتِ قلب و نظر — السّلام اے وجہِ تسکین و قرار

السّلام اے محسنِ انسانیت
السّلام اے بےکسوں کے غم گسار

حاضری کے گرچہ لائق نہیں
ہوں ذلیل و کم نظر، بے اعتبار

ہے مگر خالص نسبت آپ سے
ہوں غلام بے نوا و خاکسار

آپ کی اُلفت میں، میں دیوانہ ہوں
آپ ہی کے عشق کا ہوں بادہ خوار

آپ ہیں میری نگاہِ مست میں
آفتاب شوق و جانِ انتظار

آپ کے در پر جو میں حاضر ہوا
مل گئی مجھ کو حیاتِ نو بہار

خوبیٔ قسمت پہ مجھ کو ناز ہے
ہم کلامی کا ملا جو افتخار

خوب دل بھر کے سناؤں حالِ دل
حسرتیں دل کی نکالوں بار بار

بارش عرقِ ندامت اِس طرف
اُس طرف ہو نور و رحمت کی پھوار

اِس طرف ہو عشق و مستی درد و سوز
اُس طرف ہو اک تبسّم نو بہار

دیر تک کہتا رہوں، روتا رہوں
کم نہ ہوں آخر تلک، اشکوں کے تار

آبلہ پا آپ کی گلیوں میں پھر
کر کے اپنے جیب و دامن تار تار

نام لے لے کر خدا کا میں پھروں
رات دن شام و سحر دیوانہ وار

آپ کے قدموں پہ میں دم توڑ دوں
جان دے دوں آپ پر پروانہ وار

ایک گوشہ میں بقیعِ پاک کے
خاک کا پیوند ہوں زیرِ جدار

پھر نصیبا جاگ جائے گا مرا
ہوگا میرا خوش نصیبوں میں شمار

ہاں اِسی صورت میں پھر آ جائے گا
عُمر بھر کی بے قراری کو قرار

ہم دل و جاں سے ہیں فدائے نبیؐ — ہم اُٹھائے ہوئے ہیں لوائے نبیؐ
ہے لبوں پر ہمارے ثنائے نبیؐ — ہے دلوں میں ہمارے رضائے نبیؐ
ہے نگاہِ کرم دردِ دل کی دوا — سُرمۂ چشم ہے خاکِ پائے نبیؐ
بے حقیقت ہے شمس و قمر کی ضیا — درحقیقت ضیا ہے ضیائے نبیؐ
کفر و باطل کا جس دم اندھیرا ہوا — شمعِ حق لے کے تشریف لائے نبیؐ
راہیں دُنیا میں جتنی ہیں باطل ہیں وہ — راہِ حق ہے وہی، جو دکھائے نبیؐ
وہ رسول خدا خاتم الانبیاءؐ — حق پہ تھے ان سے پہلے جو آئے نبیؐ
ہے مگر مفتری اور کذّاب ہے — بعد میں ان کے جو بن کے آئے نبیؐ

جس کی مدحِ نبیؐ میں زباں تر رہے
ہے وہی شاعرِ خوش نوائے نبیؐ

آپ خیر الانامؐ　　آپ سب کے امام

آپ ختم الرُّسل　　آپ عالی مقام

آپ کا لُطف خاص　　آپ کا فیض عام

آپ پاکیزہ دل　　آپ شیریں کلام

آپ مہر مُبیں　　آپ ماہِ تمام

آپ شاہِ جہاں　　آپ کے خاص و عام

آپ کے خوب رُو　　آپ کے مشک فام

آپ کے روز و شب　　آپ کے صبح و شام

آپ سب کے حضورؐ　　آپ کے سب غلام

آپ پر ہوں درود

آپ پر ہوں سلام

ذاتِ عالی صِفات سرورِ کائنات
خاتم الانبیاءؐ صاحبِ معجزات
پاک رو پاک تن پاک دل پاک ذات
خوش نوا، خوش ادا خوش نظر، خوش صفات
خوب سے خوب تر آپ کی بات بات
آپ کے حُسن کی حسن عالم زکات
آپ کے خُلق سے کھائی دشمن نے مات
جس کی جانب ہوئی آپ کی التفات
ہر غم و فکر سے اس نے پائی نجات
آپ کو دیکھ کر جُھوم اُٹھی کائنات
مُسکرائی سحر ہوگئی ختم رات

آپ کا نام ہے   ہر طرف شش جہات
آپ نور و سرور   آپ جانِ حیات
شرک رُسوا ہوا   ٹوٹے لات و منات

آپ پر ہر نفس
ہوں سلام و صلوٰۃ

عاشق ہوں دل و جاں سے رسولِ عربیؐ کا
مکّیؐ مدنیؐ ہاشمیؐ و مُطّلبیؐ کا

اے پاک نبیؐ تیری نظر نورِ سحر ہے
کافور ہوا جس سے فسوں تیرہ شبی کا

آنکھوں میں سبھی کے ہے ترا حسنِ سراپا
ہے ذکر زبانوں پر تری خوش لقبی کا

دُنیا میں ترےؐ نام کا شُہرہ ہے ہر اِک سمت
ہر ایک ہے شاہد تری عالی نسبی کا

ہر ذرہ تری خاکِ کفِ پا کا، گُہر ہے
آقا ہے توؐ ہی ہر عجمی کا عربی کا

کرتا ہوں تری ؐ ذات پہ میں جان کو قرباں
ہے تجھ پہ فدا دل مری اُمّی و اَبیّ کا

مل جائے مجھے کوثر و تسنیم کا ساغر
ساقیؐ سے تقاضا ہے مری تشنہ لبی کا

ہے تو ہی طبیبِ دل بیمار و ہراساں
آیا ہوں لیے شوق میں درماں طلبی کا

ملتا ہے ترے در پہ بلالِ حبشیؓ کو
کیا کام ترے در پہ کسی بولہبی کا

گُستاخ زباں، جو بھی ہو خاموش رہے
ہو ناس تری شان میں ہر بے ادبی کا

مسکن ہے ترا پاک سے پاکیزہ مدینہ
کیا کہنا ہے اس شہر کی شیریں رُطبی کا

جس شہر کا ہر غنچہ و گل رشکِ چمن ہے
ہے درجہ بلند اس کے زن و مرد وصَبی کا

سارا جہاں تھا نور سے خالی   کفر کی شب تھی کالی کالی

گہرا سمندر موجیں بَلا کی   ایک تھی کشتی ڈوبنے والی

بھیجا خدا نے ایک نبیؐ کو   ڈوبتی کشتی جس نے نکالی

نامِ محمدؐ کتنا پیارا   ذاتِ گرامی، کتنی عالی

حسنِ سراپا خُلق مجسّم   اپنے پرائے سب کے والی

چاند بھی دم بھر تاب نہ لائے   روئے مُبارک کتنا جمالی

جان کا دشمن پھر بھی محبت   جس نے ستایا اس نے دُعا لی

قتل جو کرنے آپ کو آیا   سامنے پہنچا آنکھ جُھکالی

فرش سے پہنچا عرش تلک وہ   جس پہ اِک آپؐ نے ڈالی

آپ کی جس میں ہو نہ محبت   دل ہے وہ ایمان سے خالی

نعت نبیؐ مست و شاداں   پتّہ پتّہ ڈالی ڈالی

اپنی اپنی سب کی نظر ہے — کوئی حقیقی کوئی خیالی
تیری نظر میں شیش محل ہے — میری نظر میں نور کی جالی
خلد نظر ہے میری نظر میں — گلشن طیبہ خاک عوآلی
جس کا وطن بن جائے مدینہ — اس نے قسمت اپنی جگا لی
خالق عشق و مہر و محبت — مالک رحماں برتر و عالی

صدقہ کرم کا تیرے خدایا
مجھ کو عطا کر عشق بلالیؓ

محمدؐ افضل و برتر، درود ان پر سلام ان پر
خدا کی رحمتیں جن پر ، درود ان پر سلام ان پر

وہ سرکار دو عالم ہیں، وہ فخر وُلدِ آدم ہیں
فدا ان پر مہ و اختر ، درود ان پر سلام ان پر

دکھائی راہ حق ہم کو بچایا راہ باطل سے
ہے احساں ان کا ہم سب پر، درود ان پر سلام ان پر

بلا شک ان کے قدموں میں ہے تختِ قیصر و کسریٰ
مگر ہے خاک کا بستر، درود ان پر سلام ان پر

انھیں پر تکیہ کرتے ہیں، غریب و بے کس و بے بس
کہ ہیں وہ رحمت داور، درود ان پر سلام ان پر

یتیموں کے وہ والی ہیں ، غلاموں کے وہ مولیٰ ہیں
ہیں ان کے اصغر و اکبر، درود ان پر سلام ان پر

نہیں کوئی نبی بعد ان کے آئے گا قیامت تک
نبوت ختم ہے ان پر، درود ان پر سلام ان پر

مقیم طابۂ و طیبہ مکین گنبدِ خضراء
دفینِ روضۂ اطہر، درود ان پر سلام ان پر

نہیں دیکھا کسی نے آج تک ان سا حسیں کوئی
ہے رشک مہ روئے انور، درود ان پر سلام ان پر

ہم ایسے تشنہ کاموں کو مبارک ہو مبارک ہو
کہ ہیں وہ ساقیٔ کوثر، درود ان پر سلام ان پر

خطاؤں پر پکڑ، لیکن خطا کاروں کے حامی ہیں
وہی ہیں شافع محشر، درود ان پر سلام ان پر

زبانوں پر ہر اِک مخلوق کی آدم سے محشر تک
مسلسل رات بھر دن بھر، درود ان پر سلام پر

متفرقات

اے خدا تو ہے سارے جہانوں کا نور ہے زمینوں کا نور آسمانوں کا نور

چاند سورج کو تو نے ہی دی روشنی تیرا بخشا ہوا ہے ستاروں کا نور

چشم بینا عطا کی ہے تو نے مجھے دین و دنیا کا بخشا ہے تو نے شعور

جو ملا ہم کو تیرے کرم سے ملا شکر احسان تیرا ہے ربّ شکور

یا جزیل العطا یا مجیب الدعاء عرض لایا ہوں میں ایک تیرے حضور

محترم میرے ماموں علی بوالحسن[1] صاحبِ عزم و ہمّت شکور و صبور

ہے نظر جن کی میرے لیے جانِ جاں جن کا دیدار ہے میری آنکھوں کا نور

روشنی ان کی آنکھوں کی تابندہ کر جو بصارت میں ہو نقص کر اس کو دور

دے جِلا پر جِلا ان کی آنکھوں کو تو زندگی بھر نہ آئے کبھی بھی فتور

جسم کو ہر طرح کی توانائی دے کر عطا دیدہ و دل کو نور و سرور

تو ہی اللہ نور السمٰوٰت ہے تو زمیں پر اندھیرے کو کرتا ہے دور

جس پہ جلوہ ہوا تیرا روشن ہوا بن گیا کیا سے کیا تیرے جلوے سے طور

نور ہی نور دے تو شمال و جنوب کر عطا قلب و سمع و بصر کو تو نور

کہہ رہے ہیں دُعا سن کے آمین سب
مستجاب اب دُعا ہوگی تیری ضرور

---

[1] حضرت مولانا ابوالحسن علی ندوی مدظلہٗ العالی نے کچھ عرصہ قبل آنکھ کو آپریشن کرایا تھا، یہ اشعار اسی موقع پر کہے گئے۔

وہ دلوں کی انجمن کے ہوں امیرِ انجمن

اے خدا ذوالمنن اے شاہ شاہانِ زمن
ہیں ترے صحرا و بن کوہ و دمن سرو و سمن
میرے ماموں جی ہیں مولانا علی بوالحسن
گلشنِ دل کے ہمارے برگ و بوئے صد چمن
ان کے حق میں کر رہا ہوں آج تجھ سے اک دُعا
گر قبول افتد زہے عزو شرف خلاّق من
ان کے علم و فضل میں تو خیر و برکت کر عطا
وہ رہیں ہم پر الٰہی دیر تک سایہ فگن

میرے مالک کر انھیں منجملۂ خاصانِ حق
کر عطا ان کو خدایا مردِ حق کا بانکپن

دے کمالِ معرفت تو کر عطا قرب و رضا
دے کے خاص الخاص ان کو نسبتِ شاہِ زمن

اپنے لطفِ خاص سے یارب ودیعت کر انھیں
صدقِ بوبکرؓ و عمرؓ عثمانؓ علیؓ خلقِ حسن

آل و اصحابِ نبی کا کر انھیں تو جانشیں
ان کو پہنا اولیا و اصفیا کا پیرہن

ان کو اس دورِ خزاں میں شبلی و عطار کر
وہ دلوں کی انجمن کے ہوں امیرِ انجمن

وہ رہِ حضرت مجدد الفِ ثانی پر چلیں
وہ کریں اظہارِ حق کا باندھ کر سر سے کفن

دے نیابت ان کو تو شاہ ولی اللہ کی
فضلِ رحماں کی مبارک راہ پر ہوں گامزن

چشمۂ صافی سے ان کے اِک جہاں سیراب ہو
ہند سے تا کاشغر اور از مراکش تا یمن

ڈال دیں وہ ذرّۂ خاکی پر گر اپنی نگاہ
تیری قدرت سے بنے وہ ذرّہ پھر لعلِ یمن

لب کشائی جب کریں تو ہو زباں گوہر فشاں
کر دیں وارفتہ زمانہ کو علی شیریں سخن

ان سے ہو قائم جہاں میں پھر سے شوکت دین کی
گونج اٹھیں ان کی اذانِ حق سے پھر کوہ و دمن

ان کی پھونکوں سے بجھے یارب شرارِ بولہب
ہر نفس ہو عام دینِ مصطفائی کا چلن

توڑ کر رکھ دے طلسمِ سامری ان کی نظر
خاک میں مل جائے فرعون کا سارا فن

ان کو عزم و حوصلہ دے اور بلند اقبال کر
ان سے پائے زندگی اسلام کا عہدِ کہن

ان کو یارب شعر درج ذیل کا مصداق کر
از طفیلِ خاتمِ پیغمبراں شاہِ زمن

در کفِ جامِ شریعت بر کفِ سِندانِ عشق
ہر ہوسناکے نداند جام و سِنداں باختن

ترانۂ ندوہ

ہم نازشِ ملک وملّت ہیں، ہم سے ہے درخشاں صبحِ وطن
ہم تابشِ دیں، ہم نورِ یقیں، ہم حُسنِ عمل، ہم خُلقِ حسن

ہم مست نگاہِ ساقی ہیں، ہم بادہ کشِ صہبائے حرم
ہم نغمۂ اہلِ قلب و زباں، ہم ذہن رسائے اہلِ قلم
ہم عزمِ جواں، ہر لمحہ دواں، رکھتے ہیں ہمیشہ آگے قدم
ہم آبِ گُہر، ہم نورِ سحر، ہم بادِ بہاری ابرِ کرم

ہم نازشِ ملک وملّت ہیں، ہم سے ہے درخشاں صبحِ وطن
ہم تابشِ دیں، ہم نورِ یقیں، ہم حُسنِ عمل، ہم خُلقِ حسن

جس بزم کے ہیں ہم تخت نشیں، وہ بزم ہے بزمِ عرفانی
اس بزم کی ہے ہر صبح حسیں، ہر شام ہے اس کی نورانی
یہ بزم ہے اُن شاہینوں کی فطرت میں ہے جن کے سُلطانی
یہ قلب ونظر کی دُنیا ہے، ہر نقش ہے اس کا لافانی

ہم نازشِ ملک وملّت ہیں، ہم سے ہے درخشاں صبحِ وطن
ہم تابشِ دیں، ہم نورِ یقیں، ہم حُسنِ عمل، ہم خُلقِ حسن

گنجینۂ فضل[۱] رحمانی، وہ جس نے بلند اسلام کیا
دانش کدۂ شبلی[۲] جس نے ، پھر ذوقِ سخن کو عام کیا
وہ بزم سلیمانی[۳] ، جس نے تحقیق و نظر کا کام کیا
انفاس علی[۴] نے روشن پھر ندوے کا جہاں کا نام کیا

ہم نازشِ ملک وملّت ہیں، ہم سے ہے درخشاں صبحِ وطن
ہم تابشِ دیں، ہم نورِ یقیں، ہم حُسنِ عمل، ہم خُلقِ حسن

۱۔ شاہ فضلِ رحمٰن گنج مرادآبادی، ضلع اناؤ
۲۔ علاّمہ شبلی نعمانیؒ
۳۔ علاّمہ سیّد سلیمان ندویؒ
۴۔ مولانا سیّد ابوالحسن علی ندویؒ

وہ شمع یہاں پر جلتی ہے جس شمع سے دُنیا روشن ہے
وہ پھول یہاں پر کھلتا ہے، جس پھول سے گلشن گلشن ہے
یہ اہلِ وفا کا مرکز ہے، یہ اہلِ صفا کا مخزن ہے
شہباز یہاں پر پلتے ہیں، یہ لعل و گُہر کا معدن ہے

ہم نازشِ ملک وملّت ہیں، ہم سے ہے درخشاں صبحِ وطن
ہم تابشِ دیں، ہم نورِ یقیں، ہم حُسنِ عمل، ہم خُلقِ حسن

یہ اہلِ جنوں کی بستی ہے، یہ اہلِ خرد کا گہوارہ
ہر چیز یہاں کی شہ پارہ، ہر فرد یہاں کا سیّارہ
یاں نور کی بارش ہوتی ہے، یاں علم کا بہتا ہے دھارا
ہر قطرہ یہاں کا موتی ہے، ہر ذرّہ یہاں کا مہ پارا

ہم نازشِ ملک وملّت ہیں، ہم سے ہے درخشاں صبحِ وطن
ہم تابشِ دیں، ہم نورِ یقیں، ہم حُسنِ عمل، ہم خُلقِ حسن

جو ساز یہاں پر چھڑتا ہے، کہتے ہیں حرم کا ساز ہے وہ
سینوں میں ہے جو بھی راز یہاں دراصل حجازی راز ہے وہ
جو گونجتی ہے آواز یہاں، جادو☆ سے بھری آواز ہے وہ
جو دل نہ کھنچے اس کی جانب، بے سوز ہے وہ بے ساز ہے وہ

ہم نازشِ ملک وملّت ہیں، ہم سے ہے درخشاں صبحِ وطن
ہم تابشِ دیں، ہم نورِ یقیں، ہم حُسنِ عمل، ہم خُلقِ حسن

☆ ایماں سے بھری آواز

نوٹ: ''جادو سے بھری آواز'' میں تیقّن کے بجائے ابہام ہے اور ''جادو'' کسی طرح مستحسن نہیں ہے۔

اس بزم کے ہم نے جام پیے، اس بزم کے ہم میخوار بنے
اس بزم میں ہم بیدار ہوئے، اس بزم میں ہم ہشیار بنے
اس بزم میں ہم غیّور رہنے، بے باک بنے، خوددار بنے
اسلام کے حق میں ڈھال بنے، باطل کے لیے تلوار بنے

ہم نازشِ ملک وملّت ہیں، ہم سے ہے درخشاں صبحِ وطن
ہم تابشِ دیں، ہم نورِ یقیں، ہم حُسنِ عمل، ہم خُلقِ حسن

اس بزم کی برکت سے بخشا، فطرت نے پرِ پرواز ہمیں
چلتے ہیں ہوا کے دوش پہ ہم، کہتا ہے ہر اِک شہباز ہمیں
خود بڑھ کے بناتی ہے فطرت، ہمراز ہمیں، دمساز ہمیں
اللہ نے اپنے فضل و کرم سے بخشا یہ اعجاز ہمیں

ہم نازشِ ملک وملّت ہیں، ہم سے ہے درخشاں صبحِ وطن
ہم تابشِ دیں، ہم نورِ یقیں، ہم حُسنِ عمل، ہم خُلقِ حسن

میں تیری محبت کی سدا جوت جگاؤں

یارب تو ہی داتا ہے جو مانگوں وہی پاؤں
آیا ہوں ترے در پہ تو محروم نہ جاؤں

ہو جس میں تو ہی تو وہ مجھے قلب و نظر دے
دے سر وہ مجھے جس کو ترے در پہ جھکاؤں

جو روئے ترے ڈر سے وہی دیدۂ تر دے
خود روؤں ترے خوف سے اوروں کو رلاؤں

بھر دل کو مرے اپنی محبت سے خدایا
میں لو جو لگاؤں تو سدا تجھ سے لگاؤں

ہر لحظہ کروں ذکر ترا اپنی زباں سے
لے لے کے ترے نام کو میں لُطف اٹھاؤں

حاصل ہو سکوں تادمِ آخر دل و جاں کو
یارب تری رحمت سے کوئی غم نہ اُٹھاؤں

لبریز ہو اسلام کی عظمت سے مرا دل
تا مرگ میں اسلام کو سینے سے لگاؤں

دے دولتِ انمول مجھے علم و عمل کی
اس دولتِ انمول کو عالم پہ لٹاؤں

کر مجھ کو عطا ملّتِ بیضا کی امامت
ہر گمرہ و بے راہ کو میں راہ دکھاؤں

دے نورِ شریعت دے مجھے عشقِ جگر سوز
میں شیشۂ و آہن کو بہم کر کے دکھاؤں

مالک دے محبت تو مجھے شاہِ اممؐ کی
جو خاکِ کفِ پا ملے آنکھوں سے لگاؤں

اس دور کے ظلمت کدۂ بولہبی میں
ہر ایک قدم مصطفویؐ شمع جلاؤں

میں بن کے ابوبکرؓ رہوں حق کا نگہباں
میں بن کے علیؓ خرمنِ باطل کو جلاؤں

دے مجھ کو دل رومی و سمنانی و شبلی
ہر لمحہ تری یاد سے میں دل کو بساؤں

کر مجھ کو عطا شیخ مجدّد کی عزیمت
اکبر کے ہر اک فتنۂ حاضر کو مٹاؤں

دے سیّد احمد کی مجھے دینی حَمیَّت
میں حق کی بلندی کے لیے جان کھپاؤں

یارب تو مجھے گرم دل و گرم نفس کر
میں تیری محبت کی سدا جوت جگاؤں

جب تک کہ رہوں زندہ ترا بن کے رہوں میں
تری ہی رضا لے کے ترے پاس میں آؤں

وداعِ رمضان

رحمتِ حق آئی قسمت ور چلے　　سجدہ ریزی کو خدا کے گھر چلے
نعمتوں سے گود بھرنے خوش نصیب　　زاہدانِ باصفا بڑھ کر چلے
وا ہوئے در بزمِ رحمت کے تمام　　اہلِ درد و سوز کھنچ کھنچ کر چلے
گلشنِ رحمت کی ہر دم سیر کی　　اپنے دامن کو گلوں سے بھر چلے
رہ گئے محروم ہم ہی کم نصیب　　جھاڑ کر دامن کو اپنے گھر چلے
”شمع کی مانند اس کی بزم میں　　چشم تر آئے تھے دامن تر چلے“
قدر نعمت کی نہ کچھ ہم کر سکے　　بوجھ عصیاں کا لیے سر پر چلے
ہائے رے حسرت نصیبی وائے غم　　”کس لیے آئے تھے اور کیا کر چلے“
نور سمٹا چاندنی پھیکی پڑی　　سر چھپانے کو مہ واختر چلے

ماہِ رحمت کے شب و روز و سحر
ہر طرف تم نور برسا کر چلے

تم سے ملتی تھی دلوں کو تازگی
تم چلے ارمان سارے مر چلے

الفراق اے ماہِ رمضاں الفراق
زخم دل پر کیا لگے نشتر چلے

آئے رحمت کو لیے ہر سال تو
تیری رحمت کی ہوا گھر گھر چلے

ایک جھونکا تیری رحمت کا ادھر
بہر الطاف اے کرم گستر چلے

ہوں نہ ہوں یہ لُطف کے دن پھر نصیب
اور دَورِ بادۂ کوثر چلے

اور بھی، کچھ اور بھی، کچھ اور بھی
جانے کب در بند ساقی کر چلے

"ساقیا اب لگ رہا ہے چلا چلاؤ
جب تلک بس چل سکے ساغر چلے"

ایک زائرِ حرم سے

۱۹۶۳ء میں اللہ تعالیٰ نے برادرِ عزیز مولوی محمد رابع ندوی کو زیارتِ حرمین کی سعادت نصیب فرمائی تھی، مکہ مکرمہ کے قیام کے دوران ان کو یہ نظم ارسال کی گئی تھی۔
(یہ عبارت خود مولانا نے تحریر فرمائی تھی)

میرے عزیز بھائی تم کو سلام پہنچے — بعد از سلام میرا تم کو پیام پہنچے
تم کو مُبارک کعبہ کی ہو زیارت — قابل ہے رشک کے جو تم کو ملی سعادت
جتنا بھی فخر تم کو محسوس ہو وہ کم ہے — بس میں نہیں کسی کے، اللہ کا کرم ہے
اس وقت تم جہاں ہو وہ ہے مقامِ رحمت — مینہ کی طرح برستی ہے صبح و شام رحمت
ہے ایک کام تم سے میرا اگر کرو تم — بھولوں نہ عمر بھر میں احساں گر کرو تم
مجھ کو بھی یاد رکھنا شام و سحر دعا میں — کعبہ کے پاس در پر عرفات میں منا میں
کوہِ صفا پہ چڑھ کر کعبہ ہو جب کہ رُخ پر — مروہ کی سیڑھیوں پر مسعیٰ میں رہ گزر پر
منبر کے سایہ میں بھی اندر حطیم کے بھی — رکن یمانی چھو کر در پر کریم کے بھی

منبر کے سایہ میں بھی اندر حطیم کے بھی
رکن یمانی چھو کر در پر کریم کے بھی

دیوار سے لگا کر سینے کو ملتزم پر
چل کر مطاف میں پھر رُک کر ہر اک قدم پر

پردہ سے تم لپٹ کر آنسو بہا کے کہنا
کعبہ کے پاک در پر سر کو جُھکا کے کہنا

بیت عتیق کے رب اپنے کرم کا صدقہ
اور رحمت و محبت بے کیف وکم کا صدقہ

تو نے مجھے بلایا تیرا بہت کرم ہے
ایک اور مضطرب ہے جو مبتلائے غم ہے

بے تاب ہو رہا ہے اس کو بھی تو بلا لے
دُنیا سے دل ہٹا کر اپنا ہی تو بنا لے

دن رات جا کے زمزم تم بار بار پینا
میری طرف سے بھی تم دو چار بار پینا

للہ میری جانب سے بھی طواف کرنا
آنسو جو چند نکلیں نذر غلاف کرنا

ہوگا نویں کو عرفہ، رحمت کا روز ہوگا
قلب و زباں میں پیدا جب درد و سوز ہوگا

تم بے قرار ہو کر سجدہ میں جب پڑے ہو
پہلو بدل رہے ہو مبہوت سے کھڑے ہو

اشکوں سے بھیگ جائیں جب حاجیوں کے دامن
ایسی جھڑی لگی ہو بھادوں ہو یا کہ ساون

چیخوں سے اپنی حاجی تھرّا دیں جب فضا کو
جب رحم آئے سب پر بے ساختہ خدا کو

ہوگا وہ ایسا عالم ہر سمت نور ہوگا
قلب و نظر پہ طاری کیف و سرور ہوگا

ایسے ہی پیارے عالم میں مجھ کو بھی یاد رکھنا
ذکر و دُعا سے للہ مجھ کو بھی شاد رکھنا

اللہ تم کو ہر دَم اپنی اماں میں رکھے
اپنا بنا کے تم کو دونوں جہاں میں رکھے

حج کا سفر تمھارا صد بار ہو مُبارک
جانا بھی ہو مُبارک آنا بھی ہو مُبارک

ایک زائرِ حرم کے تاثرات

برادرِ عزیز مولوی سید محمد الحسنیؒ کو حج کی نعمت نصیب ہوئی، جب وہ حج سے واپس آئے تو اپنے تاثرات بیان کیے، وہ تاثرات حسبِ ذیل اشعار میں بیان کیے جاتے ہیں۔

زہے بخت ہم بھی حرم دیکھ آئے — خدا کا کرم تھا کہ ہم دیکھ آئے

خوشا کعبۂ محترم دیکھ آئے — طواف اس کا ہم دم بہ دم دیکھ آئے

لپٹ کر اور آنکھوں سے آنسو بہا کر — درِ کعبہ و ملتزم دیکھ آئے

مقامِ ابراہیم اور سنگِ اسود — انھیں دیدۂ و دل بہم دیکھ آئے

صفا اور مروہ حطیم اور زمزم — مُطاف اور صحنِ حرم دیکھ آئے

کھڑے ہو کے میزابِ رحمت کے نیچے — گھٹا رحمتِ حق کی ہم دیکھ آئے

منیٰ اور مُزدلفہ عرفات جا کر — خدا کا کرم ہر قدم دیکھ آئے

---

۱ مولانا محمد مرتضیٰ صاحب

خدا کے حضور اہلِ ہوش و خرد کو
بچشمِ تر و سر بہ خَم دیکھ آئے

مدینہ کی پاکیزہ گلیوں میں پھر کر
مدینہ کے اہلِ کرم دیکھ آئے

بقیع و اُحد کے مقابر مشاہد
انھیں جا کے باچشم نم دیکھ آئے

وہ منبر سے تا روضہ جنت کی کیاری
اسے دیکھا گویا، اِرم دیکھ آئے

لبوں پر درود و سلام مسلسل
حضورِ شفیع الامم دیکھ آئے

بیان کر نہیں سکتے کیفیت اُس کی
مواجہ پہ جا کر جو ہم دیکھ آئے

دیارِ حرم الغرض ہم پہنچ کر
خدا کا کرم ہی کرم دیکھ آئے

جسے کہتے ہیں کیف و مستی کا عالم
وہ عالم خدا کی قسم دیکھ آئے

محمد الحسنی ۔ سراپا جمال وکمال

وہ جگر گوشۂ اہل فضل و کمال ۔۔۔ عندلیب چمن قوم کے نونہال
بازوئے بوالحسن جان عبدالعلی ۔۔۔ نازشِ خانداں اپنی بہنوں کے لال
میرے محبوب بھائی محمد میاں ۔۔۔ جن پہ قرباں مرے جان ودل جاہ ومال
نکتہ رس، خوش طبع، برد بار وحلیم ۔۔۔ خندہ رو خندہ لب نیک شیریں مقال
نیک خو، پاک رو، خوش دل وخوش نظر ۔۔۔ خوش ادا، خوش نوا، خوش خیال وخصال
صاحب خیر فیاض، مردِ خدا ۔۔۔ شیوۂ خاص تھا ان کا، اخفائے حال
صحبتِ بد سے تا مرگ محفوظ تھے ۔۔۔ نیک لوگوں سے ان کا رہا اتصال
ناز اہل قلم علم دین کے چراغ ۔۔۔ اپنے اسلاف کی ایک زندہ مثال

مثل دادا کے اپنے تھے مرد غیور — بے حقیقت تھا ان کی نگاہوں میں مال
اپنے والد کے مانند تھے صلح کل — وہ تھے نا آشنا جدال و قتال
وہ تھے اپنے چچا کے قدم بر قدم — ایک سا تھا خیال ایک سے تھے خصال
فکر بھی ایک تھی طرز بھی ایک تھا — ایک ہی تھا مزاج ایک ہی حال وقال
شہرہ ہر سو ہے ان کے مقالات کا — شرق ہو غرب ہو یا جنوب وشمال
وہ سوانح نگار محمد علی — جن کی عظمت کے قائل ہیں اہلِ کمال
جن کی تصنیف ہے ''روداد چمن'' — جس میں ہے جشن ندوہ کا حسن و جمال
تذکرہ لکھ کے شاہ علم کا کیا — منکشف اہلِ ہمّت مشائخ کا حال
ہے الاسلام ن الممتحن وہ کتاب — معترف جس کے ہیں اہل فضل وکمال
ہے کتاب ان کی طوفاں سے ساحل تلک — ترجمہ روڈ ٹو مکّہ کا ہے بے مثال
اَلامَام الّذِیْ لَم یُوفَ حَقَّہٗ — ترجمہ اس کا کر کے دکھایا کمال
نبی رحمت بھی ہے شاہکار قلم — جو کہ ہے مظہر عشق حضرت بلال
ایسے اہلِ قلم نوجواں اب کہاں — دَور ہے آج کا دَورِ قحط الرجال
وہ محمد میاں نیک دل نوجواں — عمر پائی جنھوں نے چوالیس سال
نو بجے دن ہوا ان کو دردِ شکم — دی گئی ہر دوا کی گئی دیکھ بھال

شام تک جب نہ کچھ بھی افاقہ ہوا ہو کے مجبور پھر وہ گئے اسپتال
گم ہوئیں سب کی عقلیں قضا آ گئی نو بجے شب کو وہ کر گئے انتقال
جان دی کرتے کرتے قلم کا جہاد اِک طرف تیغِ حق اِک طرف حق کی ڈھال
ان کی تعمیرِ ملّت میں گزری حیات انتقال ان کا ملّت کا ہے انتقال
اُن کا نقشِ قلم حق کی تلوار تھا کانپتا تھا شکوہ کمال[1] و جمال[2]
اُن کے جانے سے غم کی فضا چھا گئی ہو رہا ہے ہراک ان کے غم سے نڈھال
وہ جواں سال تھے نیک اعمال تھے قابلِ رشک تھا اُن کا ماضی و حال
اس جواں موت سے سب ہی غم ناک ہیں کیا عرب کیا عجم ہیں اسیر ملال
ہے کہاں وہ گہر اور کس حال میں دیدۂ تر کا دل سے یہی ہے سوال
دیکھ کر دیدۂ تر کی بے چینیاں اس سے بولا دلِ صاحب کشف و حال
میں بتاؤں تمھیں ہے کہاں وہ گہر کس مکاں میں مکیں ہے وہ گودڑ کا لال
روضہ شاہِ علم میں وہ مدفون ہے ہو رہا ہے خلف کا سلف سے وصال
جمع ہیں آج جس مرکز نور میں مہر و بدر و کواکب نجوم و ہلال
خوش ہوئے خوش سے خوشتر ہوئے کر کے حل دو فرشتوں نے آ کر کیے جو سوال

---

[1] مصطفیٰ کمال اتاترک [2] جمال عبدالناصر

اُن سے رخصت ہوئے کہہ کے منکر نکیر — نَمْ كَنَوْمِ العروس اے حمیدہ خصال

روح سوئے جناں مست ہوکر چلی — بولا رضوان پھر یا حبیبی تعال

اُدخلی جَنّتی کی صدا گونج اُٹھی — ہوگئے داخلِ خلد ہوکر نہال

اُن کو ایسی حسیں ایک جنت ملی — ہے تصوّر سے بالا تر اس کا جمال

جنةٌ عالیه، عیشةٌ راضیه — اور ان سے سوا نعمتیں بے مثال

ہو مُبارک تمھیں اے مری چشمِ تر — مغفرت ان کی کردی گئی بال بال

تاج سر پر وہ رکھے ہوئے نور کا — چلتے پھرتے ہیں وہ کیف ومستی کی چال

سب کو جانا ہے دُنیا سے اِک دن ضرور — فکر ہے فکر در اصل فکرِ مآل

کھو نہ جانا کبھی عیش دُنیا میں تم — لحظہ لحظہ رہے آخرت کا خیال

جانے والے سے ملنا ہے جس کو کبھی — کیوں ہو وہ جانے والے غم میں نڈھال

جس کو جنت کے ملنے کی امید ہے — قید دُنیا میں رہنا ہے اس پر وبال

ہے دُعا میری ہر دَم یہ اللہ سے — بخشے سب کو رضا بالقضا کا کمال

اہلیہ کو عطا کر تو صبرِ جمیل — اپنی رحمت سے کر دُور ان کا ملال

تیری مرضی پہ راضی رہیں تا حیات — ان کے بھائی عزیزان کے اہل وعیال

ان کے فرزند عبداللہ، عمّار ہیں — تیسرے خوردسال ان کے بیٹے بلال

یہ بنیں اپنے والد کے نعم الخلف
علم دیں کا بنا ان کو بدر و ہلال

ہر قدم ہر نفس ان کا دل شاد ہو
زندگی بھر رہیں نعمتوں سے نہال

ان کی بہنوں کو یارب عطا کر سکوں
دور سے دور کر ان کا رنج و ملال

ان کے عمّ مکرم کو دے زندگی
عام سے عام کر ان کا فضل و کمال

ان سے پائیں ہدایت خواص و عوام
مستفیدان سے ہو حلقہ حال و قال

بخش ان کو محمّد کا نعم البدل
توڑ دے جو قلم سے طلسم ضلال

اُن کے بھانجوں کو یارب تو توفیق دے
اپنے ماموں کے ہوں ہم قلم ہم خیال

رحمتیں کر محمد میاں پر مُدام
تو رحیم و کریم اور ہے ذوالجلال

کر عطا ان کو یارب تو قرب و رضا
تو غفور و شکور اور ہے برّ و عال

خوشی، پھر کوئی انتہا ہے خوشی کی

مولانا سید محمد مرتضیٰ صاحب کی سفرِ حج کے موقع پر مندرجہ ذیل اشعار کہے گئے۔ از مرتب

زہے قسمت آئی گھڑی وہ خوشی کی — کہ حج سے ہوئی آج آمد کسی کی[1]
تمھیں مولوی مرتضیٰ ہو مُبارک — بخیر و سلامت خوشی واپسی کی
صدیق مکرّم، ہو مقبول بے حد — یہ حج اور زیارت دیارِ نبیؐ کی
نکالے بہت دل کے ارمان تم نے — ہوئیں پوری سب حسرتیں زندگی کی
نظر بھر کے دیکھا ہے تم نے وہ کعبہ — جو اپنی مثال آپ ہے دل کشی کی
لپٹ کر کے روئے بہت ملتزم پر — دعاؤں میں تم نے نہیں کچھ کمی کی

---

[1] مولانا محمد مرتضیٰ صاحب

دیا صبح و شام حجر اسود کو بوسہ — زیارت مقام براہیم کی کی
طوافوں کا دن رات اِک مشغلہ تھا — صفا اور مروہ پہ جا کر سعی کی
منیٰ اور عرفات کی سر زمیں پر — بہت چشم پُر آب سے بندگی کی
روانہ ہوئے جب دیارِ مدینہ — پئے شوقِ دیدار، حد بے کلی کی
بتاؤ جو پہنچے تھے بئر علی پر — تو کیا انتہا تھی تمھاری خوشی کی
نظر تم کو آیا تھا جب سبز گنبد — تھی کتنی مُبارک گھڑی زندگی کی
لگائی تھی جب خاک آنکھوں سے تم نے — مدینہ کی پیاری گلی در گلی کی
وہ لرزیدہ لرزیدہ چلنا حرم میں — کہ پیشی ہے دربار میں اُمّتی کی
وہ جنت کی کیاری کے پُر کیف لمحے — جہاں ہر گھڑی ہوگی دل بستگی کی
سلاموں کے تحفے کیے پیش تم نے — مواجہ پہ خدمت میں پیارے نبی ﷺ کی
محبت میں آنکھوں سے آنسو تھے جاری — زہے بخت بن آئی دل کی کلی کی
خدارا بتاؤ کہ ان حالتوں میں — تمھیں یاد آئی کبھی کیا کسی کی[1]
کہا کیا؟ کہ تم ہر جگہ یاد آئے — یہ تھا حق بھی مجھ پر تھی خواہش بھی جی کی
بہت شکریہ، میں تمھیں یاد آیا — ہے سچّی علامت یہی دوستی کی

کیا حج بفضلِ خدا لوٹ آئے
خوشی، پھر کوئی انتہا ہے خوشی کی

---

[1] مولانا محمد ثانی حسنیؒ

مکّہ مکرّمہ میں

مجھ پر خدا کا بیشمار فضل و کرم ہے آجکل
لیل و نہار بار بار طوف حرم ہے آجکل
زمزم کا جام ہاتھ میں ذکرِ خدا ہے ساتھ میں
میری نظر کے سامنے بابِ حرم ہے آجکل
تھامے ہوئے غلاف کو بہر دُعا حطیم میں
ناچیز بندہ یہ ترا طالبِ کرم ہے آجکل
ذکرِ خدا زباں پر گرم طواف روز و شب
رو کر چمٹنا بار بار بہر ملتزم ہے آجکل
اسود حجر کا چومنا ہے شغل میرا روز و شب
اور ہاتھ میرے ہیں بلند اور چشم نم ہے آجکل

شکرِ خدا ادا کرے مجھ سا نحیف و ناتواں
مجھ پر تو فضلِ ایزدی بے کیف وکم ہے آجکل
رب العلا کے سامنے شام و سحر جبیں نیاز
بندہ ترا درِ حضور تسلیم خم ہے آجکل
تیرا کرم میں گن سکوں میرے لیے محال ہے
میرے خیال سے بلند تیرا کرم ہے آجکل
میری دُعا تو کر قبول آنا مرا نہ ہو فضول
لب پر دُعا ہے تیز تر اور دم بدم ہے آجکل
ہاتف نے دی صدا مجھے کچھ غم نہ کر دل حزیں
تیرا مقام تو بلند بیت السّلم ہے آجکل